1504.
Mr. Er. M.Salam,
Deputy Chief (Engg.)
R.E.C.Project Office,
MYTIE ESTATE; UPPER KAITHU,
SHIMLA - 171 003 (H.P.)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — و علی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۴۵

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر۔ منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شمارہ ۴۷

شرح چندہ: سالانہ 100 روپے
بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

THE WEEKLY BADR QADIAN - 143516
POSTAL REGISTRATION NO P/GDP - 23

۹ر رجب ۱۴۱۷ ہجری ۲۱ر نبوت ۱۳۷۵ ہش ۲۱ر نومبر ۱۹۹۶ء

ہفت روزہ بدر قادیان

اخبارِ احمدیہ

لنڈن ۱۵ر نومبر (ایم۔ٹی۔اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔

احبابِ جماعت حضور انور کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَمَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ

یورپ میں دہریت کا زور عیسائیت کے بگڑے ہوئے عقائد کی وجہ سے ہے

مذہب کی طرف لانے سے پہلے انہیں خدا پر یقین دلانا اہم ہے۔!

جب تک آپ اپنے آپ کو خدا کی طرف نہ بُلائیں دوسروں کو خدا کی طرف نہیں بُلا سکتے!

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۱ر اکتوبر ۹۶ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور ناروے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ براہ راست تمام دُنیا میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی طرف چلنے والی ہوائیں ہیں جو پھل لاتی ہیں۔ عالمی دعوت الی اللہ اور پھل لانے کا یہی وہ دَور ہے جس کی طرف مَیں سب جماعتوں کو بُلا رہا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگرچہ یورپ میں بلکہ سب دُنیا میں ہی دہریت کی ہوائیں چل رہی ہیں اور عملاً لوگوں کی زندگی سے خدا نکل چکا ہے مگر شمالی یورپ اور بالخصوص سکینڈے نیوین ممالک باقی شمالی ممالک کے مقابل پر دہریت میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں اور ان کے تعلیمی ادارے بھی دہریت کی آماجگاہ ہیں اس لئے اگر سلیقہ نہ ہو اور انسان صورتِ حال کا صحیح تجزیہ نہ کر سکے تو ان کو خدا کی طرف بُلانا ایک بہت ہی مشکل کام ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یورپ میں جہاں بھی دہریت کا زور ہے اس کی سب سے بڑی وجہ عیسائیت کے بگڑے ہوئے عقائد ہیں اور جب بھی دانشوروں نے ان بگڑے ہوئے عقائد کے خلاف آواز اٹھائی تو انہیں سخت سزائیں دی گئیں اور ذلیل و رسوا کیا گیا۔ اس سلسلہ میں حضور نے نیوٹن کی مثال دی جس نے جب اس وقت کے بعض غلط مذہبی تصورات کے خلاف آواز اٹھائی تو اسے کس طرح تنگ کیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ یورپ کی تاریخ کا بہت دردناک باب ہے لیکن یہ کہنا کہ یورپ سارا دہریہ ہے یہ درست نہیں۔ جو لوگ دہریہ کہلاتے ہیں ان میں بڑے بڑے توحید پرست بھی تھے جنہوں نے اپنی توحید کی بھاری قیمت دی ہے۔ آج یہ کہہ کر کہ یہ دہریہ ہیں ان سے ناامید ہو جانا اور تبلیغ نہ کرنا یہ بھی درست نہیں۔ دوسرے یہ کہ مذہب کی طرف لانے سے پہلے انہیں خدا پر یقین دلانا اہم ہے۔ جو لوگ خدا سے ہی دور جا پڑے ہیں کیونکہ ان کے سامنے خدا کا غلط تصور پیش کیا گیا تھا وہ اسلام کی طرف کیسے اور کیونکر آ سکتے ہیں۔ دعوت الی اللہ کا مطلب ہے کہ انہیں اس خدا کی طرف لاؤ جو ان سے کھو چکا ہے۔ اگر یہاں لے آؤ گے تو پھر رسالت کا سبق شروع ہو گا۔ یہی سبق کلمہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" میں دیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو لوگ عیسائیت میں متشدد ہیں اکثر بیوقوفی کی وجہ سے ہیں کیونکہ ان کا ایمان اکثر ازمنہ وسطیٰ کے بگڑے ہوئے علماء کے تصورات پر ہے۔ اس قسم کے لوگ مسلمانوں میں بھی اور دیگر مذاہب میں بھی ملتے ہیں۔ ایسے لوگ جو اس قسم کے تصورات والے مذہب کو رد کر چکے ہوں اگر آپ انہیں مذہب کی طرف بلائیں گے تو وہ یہی سمجھیں گے کہ یہ کوئی متشدد انتہا پسند مذہب ہے۔ اور ہر دفعہ ان کے ذہن میں کوئی نہ کوئی ایسا تصور ابھرے گا۔ خصوصیت سے اس زمانہ میں اسلام کی طرف بلائیں گے تو ان کے ذہن میں ایران و خمینی وغیرہ کے طرزِ عمل کی وجہ سے تشدد کا منظر ابھرے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا ایک ہی حل ہے کہ انہیں اللہ کی طرف بلائیں۔

حضور نے اللہ کی طرف بلانے کے طریق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کا خدا عالمی خدا بلکہ ایک ہی خدا ہے۔ اس لئے خدا کی طرف بلانے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں عالمی صفات ہوں۔ وہ ہر قسم کے تعصبات سے پاک ہو۔ اس کا عمل کسی قسم کے مشرقی تصور کے زیر اثر نہ ہو۔ مذہبی طور پر بھی محض نام کی طرف بلانے والا نہ ہو بلکہ ایسے خدا کی طرف بلانے والا جو ساری کائنات کا خدا ہے اور اس کے لئے لازم ہے کہ اپنے اندر وہ خدائی رنگ پیدا کرے۔ اگر وہ آپ میں خدا کی صفات کی جلوہ گری دیکھے گا تو ان صفات میں بے انتہا جذب ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے "عمل صالح" کے حوالہ سے بتایا کہ عمل صالح بھی صرف اسلام سے خاص نہیں ہے۔ ایک ہے لوگوں کو خدا کی طرف بلانا اور ایک ہے اپنے آپ کو خدا کی طرف بلانا۔ جب تک آپ اپنے آپ کو خدا کی طرف نہ بلائیں دوسروں کو خدا کی طرف نہیں بلایا جا سکتا۔

حضور نے فرمایا کشش ثقل میں بہت طاقت ہے لیکن وہ طاقت جو کشش ثقل پر غالب آ جائے اس کا ذکر اس آیت میں ہے کہ "و من احسن قولاً ممن دعا الی اللہ الخ"۔ من احسن قولاً میں جس طاقت کا ذکر ہے وہ اللہ کے ساتھ وابستہ ہونے کا حکم ہے اور یہ حکم ہر دوسری چیز پر غالب ہے۔ سب سے بڑا مظہر اس دعوت الی اللہ کے حسن کا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صورت میں پیدا ہوا اور دیکھیں کس شان سے آپ نے مخالفوں، خون کے پیاسوں کو اپنی طرف کھینچا۔ حضور نے فرمایا پس تم نیک اعمال کی طرف رخ کرو تب تم داعی الی اللہ بننے کے اہل ہو گے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سوسائٹی مذہب سے متنفر ہونے کے بعد خدا سے متنفر ہو چکی ہے۔ خدا کی طرف بلانے کے لئے ان کی کشش ثقل سے بڑھ کر ایک روحانی جذب آپ کو اپنے اندر پیدا کرنا ہو گا۔ حضور نے فرمایا کہ ناروے کی قوم بحیثیت قوم نیک مزاج، سعید فطرت ہے۔ یہ لوگ دہریہ عقل کی وجہ سے ہوئے ہیں کیونکہ ان کو جو عقائد خدا کے متعلق بتائے گئے تھے انہیں عقلاً تسلیم کیا ہی نہیں جا سکتا تھا۔ "لا الٰہ" کا کام یہ قومیں کر چکی ہیں "الا اللہ" کا کام آپ نے کرنا ہے۔ انصاف، تقویٰ، سچی ہمدردی بنی نوع انسان، شرافت، عقل سے بات کرنا یہ سب خدائی رنگ کے نمونے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ عمل صالح اور دعوت الی اللہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ جب یہ دو طاقتیں اکٹھی ہو جائیں تو ناقابل تسخیر طاقت بن کر ابھرتی ہیں اور کسی میں طاقت نہیں کہ اسے مغلوب کر سکے۔

جلسہ سالانہ قادیان

مرکز احمدیت قادیان میں یکصد پانچواں جلسہ سالانہ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر دسمبر ۱۹۹۶ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جلسہ میں شرکت کے خواہشمند حضرات ابھی سے شرکت کی تیاری شروع فرمائیں۔

قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہو گا البتہ موسم کے مطابق بستر اپنے ہمراہ لائیں۔

مجلس مشاورت:۔

اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی آٹھویں مجلس مشاورت انشاء اللہ ۲۹ر دسمبر ۹۶ء کو منعقد ہو گی۔ انشاء اللہ۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے طبع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

آ اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ!
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۱؍نبوت ۱۳۷۵ہش

دیوبندی چالوں سے بچیئے!

(۲۰)

دیوبندی حکیم الاُمت اور مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے "علمی سرقہ" کے متعلق گزشتہ اقساط میں ہم ذکر کرچکے ہیں کہ کس طرح انہوں نے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتبِ مقدسہ سے صفحات کے صفحات بلا حوالہ نقل کئے ہیں۔ اسی دوران ہمیں لکھنؤ سے مکرم سید قیام الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک تحقیقی مضمون ملا جس میں موصوف نے تحریر فرمایا ہے کہ اس علمی سرقہ میں صرف حکیم الاُمت ہی ملوث نہیں تھے بلکہ ورثے کے طور پر سرقے کی یہ تعلیم آپ اپنے شاگردوں میں بھی چھوڑ گئے ہیں۔

چنانچہ مبلغ صاحب موصوف نے سکندر احمد دیوبندی ساکن قصبہ چاندپور سیاؤ محلہ شاہجہان چندن بجنور کی کتاب "قرآن کریم قانونِ الٰہی یا انسانی" مطبوعہ محبوب پرنٹنگ پریس دیوبند کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سکندر احمد دیوبندی نے اپنے مجدد الملت کی نقل بیس صفحوں کے صفحے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" سے سرقہ کئے ہیں۔

احبابِ جماعت کو علم ہوگا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند دوم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے جماعتی تربیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضور علیہ السلام کی تصنیف لطیف "کشتی نوح" کے حصہ تعلیم کو الگ کرکے "ہماری تعلیم" کے نام سے مرتب فرمایا ہے۔ اور حضرت ممدوح نے اس کتاب میں قاری کی سہولت کے لئے اپنی طرف سے بعض عناوین بھی کتاب "ہماری تعلیم" میں باندھے ہیں۔ چنانچہ سکندر دیوبندی صاحب نے یہ کمال دکھایا ہے کہ اپنی کتاب "قرآنِ کریم قانونِ الٰہی یا انسانی" میں ص۲۳ سے ص۵۳ تک بلا دریغ نقل کی ہے جن میں ص۲۳ سے ص۲۸ تک تو مجدد الملت کی طرح چالاکی کرتے ہوئے جملوں میں معمولی ترمیم بھی کی ہے۔ لیکن ص۴۸ تا ص۵۳ تمام عبارت من وعن نقل کرلی ہے۔ اسی طرح کتاب "ہماری تعلیم" میں سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے جو عنوان بنائے ہیں مثلاً ——— "قرآنِ کریم کا ارفع مقام"۔ "سُنّت کا تشریحی مقام"۔ "حدیث کا تائیدی مقام" یہ سارے عناوین من وعن نقل کرلئے ہیں۔

واہ کیا شان ہے! دیوبندیوں کی کہ بزرگوں سے لے کر ان کے شاگردوں تک سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ ایک طرف ہمارے جان سے پیارے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر، دجال اور توہینِ رسول کرنے والا بتاتے ہیں۔ تو دوسری طرف آپؑ ہی کی کتب سے اپنی کتب میں نقل کرکے بھولے بھالے معصوم مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہوئے خود کو اسلام کے خادم اور قوم کے ہمدرد ثابت کرکے جھوٹی واہ واہ حاصل کرتے ہیں۔ انصاف پسند مسلمانوں کو اس دھوکے کے بعد اب تو باخبر ہو جانا چاہیئے۔ اور بلاوجہ ان مولویوں کی طرفداری سے باز آکر حقیقت کے پردوں میں جھانکنے کی کوشش کرنی چاہیئے ——!

یہی سکندر دیوبندی صاحب اپنی مذکورہ کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے خوب سرقہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"میرے خیال میں ہر باطل کے خلاف جنگ کرنا ضروری ہے۔ وہ اختلاف کیا ہیں۔ ایک تو ان میں فرقہ اہلِ قرآن ہے جس نے جہاں تک میری معلومات ہے نماز کے تین وقت بتلائے ہیں جبکہ قرآن نماز کے پانچ وقت بتلاتا ہے۔ اس طرح قرآن کا انکار کیا اور قرآن کا انکار کرنے والا گمراہ ہے۔ دوسرا فرقہ قادیانی ہے جو حضورؐ کو آخری نبی نہیں تسلیم کرتا۔ وہ نبوت کا سلسلہ جاری رکھتا ہے جس کے نتیجہ میں غلام احمد قادیانی نے اپنے کو نبی بتلایا جو غلط ہے اور کافر ہے۔"

ہے نا احسان فراموشی کی انتہا! جس سے خدمتِ اسلام سیکھتے ہیں اور جس سے اسلام کے حق میں عقلی دلائل حاصل کرتے ہیں اُسی کو غلط اور کافر بتاتے ہیں۔ اے دیوبندیو! آخر خدا کو کیا مُنہ دکھاؤ گے!؟

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جماعتِ احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتی تو یہ بھی دیوبندیوں کا ایک ایسا مکروہ جھوٹ ہے جس کی تردید گزشتہ سو سال میں کئی مرتبہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے کی جاچکی ہے۔ جماعتِ احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دل کی گہرائیوں سے خاتم النبیین مانتی اور آخری شرعی نبی تسلیم کرتی ہے۔ قرآنِ مجید کو آخری شرعی کتاب سمجھتی ہے اور بالکل اُسی طرح تسلیم کرتی ہے جس طرح دیوبندیوں کے بانی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے کتاب "تحذیر الناس" میں تسلیم فرمایا ہے۔ اور جس طرح چودہ سو سال میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ اسلام نے بیان کیا ہے۔ یہ حوالے جماعت کے لٹریچر میں جگہ جگہ موجود ہیں۔ جو چاہے دیکھ سکتا ہے۔

اب دیوبندیوں میں اور ہم میں فرق صرف یہ ہے کہ ہم نے قرآنِ مجید اور احادیث شریفہ اور بزرگانِ اُمت کے ارشادات کو مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے۔ اور اُنہوں نے دُنیوی مفادات کی خاطر ان ارشادات کی نہ صرف نافرمانی کی ہے بلکہ جیسا کہ ہم ذکر کرچکے ہیں ان ارشادات کو چوہوں کی طرح کُتر کُتر کر پھینک دیا ہے۔ اس مضمون کی آئندہ قسط میں ہم بیان کریں گے کہ کس طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آج سے سو سال قبل الہاماً بتا دیا تھا کہ مولوی چوہوں کی طرح احادیث رسولؐ کو کُتر رہے ہیں۔

اس مقام پر انصاف پسند مُسلمان بھائیوں کی خدمت میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ قرآنِ مجید پاک و مطہر کتاب ہے۔ اور بموجب ارشادِ ربانی اس مقدس کتاب کا حقیقی عرفان صرف اُنہی لوگوں کو ہوسکتا ہے جنہیں خدائے قدوس اپنے ہاتھوں سے پاک کرے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:۔

"لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ" (الواقعہ: ۸۰)

کہ سوائے ان لوگوں کے جن کی نیتیں پاک ہوں اور جنہیں خُدائے قدوس اپنے ہاتھوں سے پاک کرے باقی لوگ جن میں دُنیا کی ملونی، گندے خیالات اور مقدسوں پر طعن کرنے اور زبان درازی کرنے کی عادت ہو، اس مقدس کتاب کا عرفان حاصل نہیں کرسکتے۔ اب یہی وجہ ہے کہ دیوبندی حضرات جن کے بزرگوں سے لے کر شاگردوں تک اس عرفانِ حقیقی سے محرُوم ہیں۔ بھولے بھالے مُسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اور اُن میں اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو بحال کرنے کے لئے اُس شخص کی پاک تحریرات سے نقل کرتے ہیں جو خدا کے عطا کردہ نور کی روشنی میں علمِ قرآن سے دُنیا کو منوّر کررہا ہے۔ امام الزمان کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تیسری قوت بسطت فی العلم ہے جو امامت کے لئے ضروری ہے اور اس کا خاصہ لازمی ہے۔ چونکہ امامت کا مفہوم تمام حقائق و معارف اور لوازم محبت اور صدق اور وفا میں آگے بڑھنے کو چاہتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے تمام دُوسرے قوٰی کو اس خدمت پر لگا دیتا ہے۔ اور "رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا" کی دُعا میں مشغول رہتا ہے۔ اور پہلے سے اس کے مدارک اور حواس ان اُمور کے لئے جوہرِ قابل ہوتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے علومِ الٰہیہ میں اُس کو بسطت عنایت کی جاتی ہے اور اُس کے زمانہ میں کوئی دُوسرا ایسا نہیں ہوتا جو قرآنی معارف کو جاننے اور کمالات افاضہ اتمام حجت میں اس کے برابر ہو۔ اس کی رائے صائب اور دُوسروں کے علوم کی تصحیح کرتی ہے۔ اور اگر دینی حقائق کے بیان کرنے میں کسی کی رائے اس کی رائے کے مخالف ہو تو حق اس کی طرف ہوتا ہے۔ کیونکہ علومِ حقہ کے جاننے میں نورِ فراست اس کی مدد کرتا ہے۔ اور وہ نور ان چمکتی ہُوئی شعاعوں کے ساتھ دُوسروں کو نہیں دیا جاتا وَ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔"

(ضرورۃ الامام ص۱۸)

اسی طرح فرمایا:—

"مَیں قرآنِ شریف کے حقائق و معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کرسکے۔" (ایضاً ص۴۴)

پس یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ قرآنِ مجید کا حقیقی عرفان اس دَور میں صرف اور صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حاصل ہے۔ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امام مہدی و مسیح موعود اور امام آخر الزمان ہیں۔ اور ہر انسان کا حق ہے کہ وہ آپ کے نُور سے استفادہ کرے لیکن یہ حق ہرگز نہیں ہے کہ ایک طرف تو اُنہیں گالیاں دے اور دُوسری طرف اُن کی تحریرات کو اپنی طرف منسُوب کرکے دُنیا کو دھوکہ دے۔

(نوٹ:۔ دیوبندی حکیم الاُمت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی کتاب "احکامِ اسلام عقل کی روشنی میں" کے ٹائیٹل پیج اور نمونہ کے طور پر اُن صفحات کا عکس اسی شمارہ میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اُصول کی فلاسفی" سے سرقہ کیا ہے) (باقی)

(مُنیر احمد خادِم)

گیمبیا کے احمدیہ سکولز کے شاندار نتائج

مکرم منور احمد صاحب خورشید امیر گیمبیا اطلاع دیتے ہیں کہ حال ہی میں مغربی افریقہ کی امتحانی کونسل کے "او" اور "اے" لیول کے نتائج کا اعلان ہُوا ہے جس کے مطابق خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارا نصرت سکول ملک بھر میں اوّل رہا ہے۔ الحمد للہ۔ یاد رہے کہ گزشتہ تین سال سے لگاتار یہ سکول ملک بھر میں اوّل آرہا ہے۔ اس سکول کے دو طالبعلم "او" لیول کے نتائج کے مطابق ملک بھر میں اوّل آئے ہیں۔ اُن میں سے ایک طالب علم عزیزم عرفان احمد صاحب انصاری ابن مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب انصاری ہیں۔

اسی طرح طاہر احمدیہ مسلم ہائی سکول اور ناصر احمدیہ مسلم ہائی سکول کے نتائج بھی سو فیصد رہے ہیں۔ الحمد للہ۔ جملہ اساتذہ کرام اور طلبہ کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

خطبہ جمعہ

آئندہ زمانوں کے جو نقشے ابھر رہے ہیں ان میں ایک یہ بھی نقشہ ہوگا کہ ایک عظیم عالمی جلسے میں جہاں کئی ملین احمدی شامل ہو رہے ہوں گے وہاں بیک وقت ۱۰، ۱۵ بڑی بڑی زبانوں میں جلسے ہو رہے ہوں گے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۶ ستمبر ۱۹۹۶ء مطابق ۶ تبوک ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم.
﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا۝

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۝

(سورہ الاحزاب: ۷۱ و ۷۲)

پچھلے دو مہینے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دو اہم مرکزی جلسوں کی وجہ سے بہت مصروفیت میں گزرے ایک یو۔کے کا جلسہ اور ایک جماعت جرمنی کا جلسہ، دونوں کے اپنے اپنے الگ الگ رنگ اور الگ الگ مزاج ہیں۔ جہاں تک جماعت یو۔کے کے جلسے کا تعلق ہے یہ فی الحقیقت عالمی نوعیت کا ان معنوں میں ہے کہ تمام دنیا سے، ہر جگہ سے کچھ نہ کچھ لوگ جو توفیق رکھتے ہیں ضرور اس جلسے پر پہنچ جاتے ہیں اور وہ مرکزی حیثیت جو کبھی ربوہ کے جلسوں کو نصیب تھی اس شان کے ساتھ تو نہیں، اس کثرت کے ساتھ تو نہیں مگر مزاج کے طور پر ضرور یو۔کے کی جماعت کے جلسے کو نصیب ہو چکی ہے۔ جرمنی کا جلسہ اپنی نوعیت کی الگ شان رکھتا ہے اس میں جو آنے والوں کا ہجوم ہے اور شامل ہونے والوں کی کثرت وہ محض کثرت کی بناء پر نہیں بلکہ مختلف قوموں کی نمائندگی کے لحاظ سے جو چند ہیں ایک غیر معمولی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ وہ صرف افراد کی کثرت نہیں بلکہ قوموں کی بحیثیت قوموں کے شمولیت کی کثرت بھی ہے۔

ربوہ کے جلسے میں بھی اور یو۔کے کے جلسے میں بھی اگرچہ ہر قوم کے لوگ آتے رہے، ہر ملک کے لوگ آتے رہے، آتے ہیں، انشاء اللہ آتے رہیں گے مگر باقاعدہ اس طرح باجماعت کے طور پر کثرت سے دوسری قوموں کے لوگوں کا آنا یہ جرمنی کا ہی حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز جرمنی کو بخشا ہے۔ چنانچہ اس سال جو ہجوم کی کثرت دیکھی تو امیر صاحب نے اس بارے میں مجھ سے ذکر کیا کہ اب اتنے مختلف زبانوں والے بیک وقت سنبھالنے مشکل ہو رہے ہیں اور اس کا کیا حل ہو سکتا ہے۔ اتفاق سے جو حل میرے ذہن میں آیا اسی حل کی وہ بھی سوچ رہے تھے کہ جرمنی کا جلسہ بیک وقت دو تین قوموں کا جلسہ ہو رہا ہو اور ایک جلسہ اور ایک پنڈال نہ ہو بلکہ بوزنین مقررین بوزنین زبان میں اپنا جلسہ جاری رکھیں اور البانین مقررین البانین زبان میں اپنا جلسہ جاری رکھیں۔ ان کے علماء ان سے اسی طرح گفتگو کر رہے ہوں جیسے ہمارے ہاں لجنہ کا جلسہ، خواتین کا الگ ہو رہا ہوتا ہے اور مردوں کا الگ اور بعض تقریبات اکٹھی ہو جاتی ہیں۔

تو اب جو قومی پھیلاؤ کے دن آئے ہیں جب فوج در فوج لوگ داخل ہو رہے ہیں تو اس کے سوا چارہ نہیں رہا کہ ایک جلسہ اپنے بہت سے پہلو دائروں کی صورت میں رکھتا ہو اور ایک وسیع جلسہ ان سب دائروں پر محیط ہو اور اس میں بعض ایسی مصروفیات ہوں جن میں سب کو اکٹھا شریک ہونے کا موقع ملے مثلاً جو بھی خلیفۃ المسیح ہو اس وقت اس کی تقریر اور بعض مرکزی علماء کی تقاریر یا بعض بیرونی وفود کی آمد پر ان کو جو موقع دیا جاتا ہے کچھ بات کرنے کا، ایسی تقریبات ہیں جو سب میں مشترک ہو سکتی ہیں تاکہ جلسے کی وحدانیت بھی قائم رہے اور اس کے جو پھیلاؤ کے تقاضے ہیں وہ بھی پورے ہوں۔ ورنہ مشکل یہ پیش آتی ہے کہ البانین لوگوں کے لئے صرف وہ خطاب ہی رکھا جائے جو میں ان کے ساتھ بیٹھ کر ان سے مجلس کرتا ہوں تو باقی وقت جلسے میں ان کا دل نہیں لگتا اور اکثر صبح آئے اور پھر رات کو واپس چلے گئے اور اس افراتفری کے عالم میں وہ اپنے آپ کو جلسے کا اس طرح جزو نہیں سمجھ سکتے جیسا ہر شامل ہونے والے کو سمجھنا چاہئے۔

ایک حل اس کا ہم نے یہ کیا تھا کہ البانین اور بوزنین مہمان جو ہزارہا کی تعداد میں آتے ہیں ان کے سپرد ذمہ داریاں کر دی تھیں اور جن کے سپرد وہ ذمہ داریاں کی گئیں ان کے اخلاص میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ انہوں نے بڑی ذمہ داری کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی باتوں میں پرانے کارکنوں سے بھی بڑھ کر نمونے دکھائے مگر وہ چند لوگ ہیں جو اس طرح منسلک ہو جاتے ہیں، اکثریت اجنبی رہتی ہے اور سوائے اس خطاب کے یا ان خطابات کے جو ان کو سامنے رکھ کر ان سے کئے جاتے ہیں وہ جلسے کا حصہ نہیں بنتے۔ تو اس تجویز کو ابھی تک ہم نے آخری صورت تو نہیں دی مگر مجھے لگتا ہے کہ آئندہ زمانوں کے جو نقشے ابھر رہے ہیں ان میں ایک یہ بھی نقشہ ہوگا کہ ایک عظیم عالمی جلسے میں جہاں کئی ملین احمدی شامل ہو رہے ہوں گے وہاں بیک وقت دس پندرہ بڑی بڑی زبانوں میں جلسے ہو رہے ہوں گے ان کے علماء ان سے خطاب کر رہے ہوں گے اور جہاں مرکزی خطابات آئیں گے وہاں سب اس میں شریک ہو جائیں گے۔ تو یہ نقشہ جو ابھر رہا ہے اس کا آغاز جرمنی سے ہونے والا ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ امیر صاحب جرمنی اس بات کو یاد رکھتے ہوئے اس کا جو انتظامی ڈھانچہ ہے وہ تیار کریں گے اور آئندہ سال ہم اس پر تجربہ کرکے دیکھیں گے انشاء اللہ۔

تو یہ مصروفیات جو جلسہ جرمنی کی وجہ سے تھیں وہ بھی بہت گہری اور اپنی توجہات کے لحاظ سے بہت پھیلی ہوئی تھیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ پروگرام جو آپ نے بھی ٹیلی ویژن پر دیکھے ان میں حصہ لینے کا موقع ملا بلکہ بہت سے ایسے امور تھے جو ٹیلی ویژن پر دکھانے والے امور نہیں تھے، آپس کے مشورے تھے، منصوبہ بندیاں تھیں۔ اور ان پر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی ٹھوس کام کرنے کی توفیق بھی ملی اور بہت سی نئی نئی راہیں احمدیت کی ترقیات کی خدا تعالیٰ کے فضل سے روشن ہوئی ہیں۔ اور جرمنی کے جلسے میں ضمنی جلسے جو آ جاتے ہیں، ایک اس میں سے ہالینڈ ہے، ایک بلجیم ہے اور آتے جاتے ان دونوں جماعتوں کو بھی اللہ کے فضل سے فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ پس یہ جو غیر معمولی جلسوں کی مصروفیت کا کام تھا جس میں زیادہ تر بیرونی مہمانوں کے آنے کے تقاضے جو ہیں اور آئندہ جلسے کے پروگرام بنانے اور نئی راہیں جو کھلتی ہیں ان پر زیادہ ہمت اور خلوص کے ساتھ قدم آگے بڑھانے کے منصوبے طے کرنے ہیں یہ ایک حصہ تو پورا ہوا لیکن کچھ حصہ ایسا ہے جو ابھی پھیلا پڑا ہے آئندہ سال پر اور وہ انشاء اللہ جاری رہے گا۔ اس کی سوچ بچار، فکر کرنا، منصوبے بنانا۔ لیکن وہ جو مرکزی کام مستقل نوعیت کے ہیں اب میں ان کی طرف لوٹا ہوں تو بہت بڑا انبار لگا ہوا ہے کاموں کا اور حیرت ہوتی ہے کہ اتنی دیر الگ رہ کر یہ ضروری کام کیسے پیچھے رہ گئے۔ تو اب انشاء اللہ تعالیٰ زیادہ تر توجہ انہی امور کی طرف دی جائے گی جو مستقل ہیں اور اس کی Volume یعنی اس کی مقدار اتنی بڑھ چکی ہے کہ ایک دن بھی اگر باہر رہا جائے یہاں سے تو پیچھے جو کام ہیں وہ ڈھیریوں میں اونچے ہونے شروع ہو جاتے ہیں، ڈھیر لگ جاتے ہیں ان کے۔ مگر اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے۔ یہ ایک بہت ہی اہم بات ہے جسے آپ کو ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ جو کام ڈالتا ہے وہ توفیق بھی دیتا ہے اس لئے اس بارے میں آپ کو قطعاً فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کام بڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ وقت میں برکت بھی بڑھا دیتا ہے۔ کام کرنے والے، خدمت کرنے والے از خود دلوں میں جوش لے کر آگے آتے ہیں اور کبھی بھی اس پہلو سے کمی محسوس نہیں ہوئی۔ اور جو کام مجھے کرنے ہیں وہ مجھے ہی کرنے ہوتے ہیں، وہ بانٹے نہیں جا سکتے۔ اور ان کاموں کے بڑھنے کے باوجود خدا تعالیٰ نے یہ مدد کا سلسلہ ایسا جاری رکھا ہے کہ کبھی بھی یہ محسوس نہیں ہوتا کہ کام حد استطاعت سے آگے نکل گئے ہیں۔ تو بعض لوگ گھبراتے ہیں اور پریشان ہوتے ہیں کہ آپ پہ اتنے بوجھ پڑ گئے ہیں۔ اب آپ ان کو بانٹنا شروع کریں۔ جو فیصلے والی باتیں ہیں آخری وہ اس لئے ہمیشہ خلافت کے ساتھ منسلک رہیں گی کہ فیصلوں کے ساتھ بہت سے غور ہیں، بہت سی باتیں ہیں جو عمومی نظر رکھنے کے بغیر فیصلے ہو ہی نہیں سکتے اور جہاں بھی وہاں کمی آئی ہے وہاں فیصلے غلط ہو گئے ہیں۔ اس لئے جو کام سارے عالم کے ایک مرکزی نمائندے کو کرنے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے کہ مرکزی دماغ کا کام کرے وہ کام بانٹے نہیں جا سکتے سوائے اس کے کہ کوئی آفت آ جائے۔ تو بعض دفعہ دل میں بھی ایک مرکز بن جاتا ہے لیکن اصل مرکز جو خدا تعالیٰ نے بنایا ہے وہ ایک مرکز ہے سوچ کا، اور بدن کے کام بھی تو دیکھیں کتنے پھیل چکے

ہیں۔ اگر آپ کو پتہ لگے کہ کتنے کام ہیں جو انسان کا وجود کرتا ہے تو اس کے تصور سے ہی دماغ مختل ہو جائیں۔ ان کی تفاصیل لکھنے بیٹھیں تو عمریں گزر جائیں تو تفاصیل لکھ نہیں سکتے۔

اس میں راز یہ ہے کہ تدریج اور ترقی کی جو Evolution کا رنگ رکھتی ہو اس کی برکتوں سے بعض کام اپنی ذات میں مکمل ہوتے چلے جاتے ہیں اور سوچنے والا دماغ ان سے بالا ہو کر ان پر نظر تو رکھتا ہے مگر وہ کام پھر اتنی توجہ نہیں چاہتے یہاں تک کہ ہر سال ایک منزل اونچی ہو جاتی ہے اور "ثم استوی علی العرش" کا مضمون انسان پر روشن ہو جاتا ہے۔ کہ کتنا عظیم کائنات کا کام ہے جس کا وہم و گمان بھی اگر انسان کروڑہا کروڑ سال تک زندہ رہے تو نہیں کر سکتا۔ ناممکن ہے اس کی اتھاہ کو پہنچ سکے لیکن اس کے باوجود خدا نے وہ کام کئے اور کروائے اور اس کی تربیت دی اور نظام از خود جاری ہوگیا گویا کہ از خود جاری ہو گیا حالانکہ از خود جاری نہیں ہے۔ اس پر فرشتے مقرر فرمائے، ہر ایک کا ایک نگران مقرر کیا، ان نگرانوں کے اور نگران بنائے یہاں تک کہ سارے کام اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یوں چل پڑے جیسے کوئی نگران ہی نہیں ہے، از خود ہی جاری ہو گئے ہیں۔

قول سدید کا مطلب یہ ہے کہ جہاں آپ سے کوئی بات پوچھی جاتی ہے یا جہاں آپ نے بیان کرنی ہے اور وہ خدا تعالٰی کی بیان کردہ حدود کے دائرے میں ہے وہاں لازماً آپ نے قول سدید سے کام لینا ہے۔

یہ جو نظام کائنات ہے خدا تعالیٰ نے مذہب میں بھی یہی نظام جاری فرمایا ہے اور ذمہ داریوں کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اگر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی حکمت اور اللہ تعالیٰ کی دکھائی ہوئی راہوں پر چلتے ہوئے انسان کام کرے تو اس فکر کی ضرورت نہیں رہتی کہ کام بہت بڑھ گیا ہے۔ دماغ سے زیادہ اپنے وجود کو سنبھالنے کا جو کام ہے وہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ہر شخص کا دماغ اپنی ذات کے محدود دائرے میں ہی اتنے کام کرتا ہے کہ میں نے جیسا کہ بیان کیا ہے اگر، آپ اس کا تصور باندھنے کی کوشش کریں تو آپ کی طاقت ہی نہیں ہے۔ ہر حکم جو دماغ دیتا ہے ہر حرکت کے لئے اس کے ساتھ جو بجلی کی لہریں دماغ کے چھوٹے سے محدود دائرے میں آگے پیچھے حرکت کرتی ہیں اور تمام نظام کو منسلک کرتی ہیں اس ایک حکم کے ساتھ اور اس کے نتائج کے ساتھ اس کے متعلق سائنس دان کہتے ہیں کہ لاکھوں میل کا سفر بجلی کے کوندوں کا ہر حکم کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ اس نے یاد داشت کے مرکز تک بھی پہنچنا ہے اور اس نے جسم کے ہر خلیے کو اس کی تعلیم دینی ہے کہ اس کا نتیجہ تم پر کیا ہوگا کیا اثر اس پر پڑے گا۔ یہ بہت ہی تفصیلی اور گہرا مضمون ہے لیکن ہر حکم کے وقت دماغ کے اندر جو رابطے ہیں وہ بجلی کے رابطے وہ لاکھوں میل سفر کر جاتے ہیں اور یہ نظام آنا فانا تو نہیں پیدا ہوا۔ اس کے لئے ایک ارب سال لگے ہیں کہ رفتہ رفتہ وہ آگے بڑھا ہے لیکن جب بڑھ گیا تو ایسا آسان ہوگیا یوں لگا جیسے کام ہو ہی نہیں رہا۔ ہر آدمی اپنی ذات سے غافل سویا رہتا ہے، اس کا نظام خود بخود حرکت میں رہتا ہے لیکن سوتے ہوئے بھی دماغ کوئی کام ضرور کر رہا ہوتا ہے۔ یہ جو پہلو ہے یہ روحانی دنیا میں بھی اسی طرح جاری ہوتا ہے اور آگے بڑھتا ہے اور کام اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ منظم ہوتے چلے جاتے ہیں اور "استوی علی العرش" والا مضمون روشن ہوتا جاتا ہے اور انسان ایک عرش سے دوسرے عرش، دوسرے عرش سے تیسرے عرش پر ترقی کرتا ہے۔ یہ وہ دور ہے جس میں جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابی سے داخل ہو کر اب آگے بڑھ رہی ہے۔

اس لئے جتنے بھی کام بڑھیں گے ایک ذرے کا بھی وہم نہ کریں کہ خلیفہ کی طاقت سے بڑھ جائیں گے۔ جو مرکزی نظام خدا نے قائم کیا ہے وہی جاری رہے گا اور وہی سارے کام سنبھالے گا اور ساری ذمہ داریاں ادا کرے گا اور ساتھ ساتھ جو تائیدی نظام ہے سلطان نصیر بنتے چلے جاتے ہیں وہ اپنا اپنا کام کرتے چلے جائیں گے لیکن ہر دفعہ ریفرنس دماغ کو جاتا ہے۔ اور یہ جو ریفرنس جانے والی بات ہے یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے۔ سوتے ہوئے میں بھی جسم کے اعضاء میں جگہ جگہ جو تبدیلیاں واقع ہو رہی ہیں ان کا ریفرنس ایک دماغ کو ضرور جاتا ہے یعنی ایک حوالہ جاتا ہے کہ یہ یوں ہو رہا ہے اس کو ریکارڈ کر لو اور یہ یوں ہونا چاہئے کہ نہیں ہونا چاہئے تو اس لئے ریفرنسز جتنے بھی ہوں اگر نظام مرتب ہو تو اس کے نتیجے میں طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں پڑتا۔

مگر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جس رفتار سے جماعت ترقی کر رہی ہے اس میں مزید دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اور یہ مضمون میں نے اس لئے کھول کر بیان کیا ہے باوجود اس کامل یقین کے کہ خدا تعالیٰ خود توفیق دے گا اور بڑھائے گا دعا کا خانہ اپنی جگہ موجود رہتا ہے اور اس سے فرق پڑتا ہے۔ جتنی زیادہ دعائیں مددگار ہوں اتنا ہی انسان اللہ تعالیٰ کی تائید کو آسمان سے اترتا دیکھتا ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ یہ دعائیں ہیں جو پھل لا رہی ہیں۔ اس لئے جماعت دعاؤں سے غافل نہ ہو۔ اور دعاؤں والا جو مضمون ہے اس میں فتنوں کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ایک انسان اگر لاعلمی میں کوئی فیصلے کرتا ہے تو ان فیصلوں میں اسی حد تک خامی پیدا ہو سکتی ہے اور دشمن ہمیشہ چھپ کر وار کرتا ہے اور جب تک اس کے وار کا طریقہ معلوم نہ ہو، اس کی واردات کا اندازہ، طریق معلوم نہ ہو اس وقت تک انسان صحیح طرح اس کے خلاف اگر طاقت رکھتا بھی ہو تو دفاع کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اچانک حملے کا جو فلسفہ ہے جنگوں میں استعمال ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ ایک چھوٹا دشمن بھی بڑے دشمن پر غالب آ جاتا ہے اگر سرپرائز (Surprise) کا ایلیمنٹ (Element) آ جائے، اچانک پن اس میں آ جائے۔ تو دشمن چونکہ ہمیشہ سازش مخفی کرتا ہے اور قرآن کریم نے شیطان کے حوالے سے یہ بات ہم پر خوب کھول دی ہے کہ شیطان تمہیں وہاں سے دیکھ رہا ہے جہاں تم اسے نہیں دیکھ رہے۔ وہاں سے وار کرتا ہے جہاں تمہیں پتہ نہیں۔ اس لئے خدا کی پناہ میں آنے کا مضمون ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ انسان اپنی تمام صلاحیتوں کے باوجود ان دیکھے حملے کے خلاف مؤثر دفاع نہیں کر سکتا لیکن وہ حملے جو دکھائی دیں اس میں بھی بسا اوقات مزید مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ مگر ان دیکھے حملے تو بہت ہی شدید اور مہلک ہو جاتے ہیں۔ پس اس پہلو سے دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان دیکھی چیزوں کو ہمیں دکھا دے اور وقت پر دکھا دے اور پھر ان کی جوابی کارروائی کی توفیق عطا فرمائے، حکمت بخشے اور اس حکمت کے منصوبے کو جو انسان بناتا ہے اس پر عملدرآمد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تو دعاؤں کا خانہ تو اپنی جگہ ہمیشہ رہے گا اسے نظر انداز کرنا بیوقوفی اور خودکشی ہے۔ پس جہاں خدا مالک اور انسان متوکل ہے اور خدا اس کا وکیل ہے یعنی توکل کرنے والا انسان ہے اللہ تعالیٰ اس کا وکیل بن جاتا ہے ایسی صورت میں بھی قرآن کریم بار بار دعاؤں کی طرف متوجہ فرماتا ہے۔ جو زیادہ دعائیں کرے گا اس کا زیادہ وکیل اللہ ہو جائے گا اور جو جتنا توکل کرے گا اتنا ہی ساتھ دعائیں بھی بڑھائے گا کیونکہ توکل کا مضمون دعا چاہتا ہے۔ توکل کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تو جو کرنا تھا کر لیا مگر ہم جانتے ہیں کہ ہم کمزور ہیں، نا اہل ہیں، ہر چیز پہ ہماری نظر نہیں، عالم الغیب تو درکنار، عالم الشہادہ بھی پورے نہیں ہیں، اس لئے ہمارے منصوبوں میں ضرور خامیاں رہ گئی ہیں۔ لیکن جو پوری کوشش کے باوجود خامیاں رہ جائیں ان میں انسان کہتا ہے کہ اے اللہ میں تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تو اب ان کمزوریوں کو سنبھال لے اور ان کے بداثرات سے ہمیں بچالے۔ یہ توکل سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم میں تھا اور اس توکل کے مضمون کو سمجھنے کی وجہ سے آپؐ کی دعائیں بے انتہا ہو گئیں یعنی اتنی دعائیں تھیں کہ ہم عام زندگی میں اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ سوتے میں بھی دعائیں جاری ہوتی رہتی تھیں۔ بدن سو بھی جائے تو دماغ جاگتا رہتا تھا اور ہر لحظہ، ہر ہر لمحہ خدا کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھا رہتا تھا۔ پس توکل کے مضمون کو اگر آپ سمجھ جائیں تو دعا کا مضمون از خود زیادہ واضح اور روشن ہوتا چلا جائے گا۔

پس یہ جو سارے کام میں نے بتائے ہیں بڑے عمدہ چل رہے ہیں اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ خامیوں کے احتمالات نہیں۔ خامیوں کے بہت سے احتمالات ہیں اور علم کی کمی منصوبے کی خامیوں کی ذمہ دار بنتی ہے اور انسان عالم الغیب ہے ہی نہیں میں نے جیسا کہ عرض کیا عالم الشہادہ بھی نہیں۔ کئی لوگ آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جی ہم نے خواب میں دیکھا اور بڑا اخلاص کا اظہار کرتے ہیں ہم احمدی ہو گئے اور سادہ لوح انسان جو اللہ کے نور سے نہیں دیکھتے وہ دھوکے میں آ جاتے ہیں حالانکہ مومن ہوتے ہیں اور بعد میں وہ پھر چقمہ دے کر ان کی رقمیں لے کر بھاگ جاتے ہیں، ان کی جائیدادوں کو نقصان پہنچا جاتے، ان کو فتنوں میں ملوث کرتے، پولیس میں جا کے رپورٹیں کرتے۔ یہ آج کل تو آئے دن ایسی خبریں آتی ہیں اور اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے مگر وجہ وہی ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ آدمی عالم الغیب نہیں ہے اور ہر شخص کا عالم الغیب نہ ہونا الگ الگ معنے رکھتا ہے۔

اللہ تعالٰی کے فضل کے ساتھ جس رفتار سے جماعت ترقی کر رہی ہے اس میں مزید دعاؤں کی ضرورت ہے ...... اس لئے جماعت دعاؤں سے غافل نہ ہو۔

مومن جو گہری فراست رکھتا ہے وہ بھی عالم الغیب نہیں مگر عام انسانوں کے مقابل پر گویا عالم الغیب ہے۔ اس کو اتنا زیادہ دکھائی دے رہا ہوتا ہے کہ عام آدمی کو اس کا عشر عشیر بھی دکھائی نہیں دے رہا ہوتا۔ لیکن مومن ہوتے ہوئے یعنی عام باتوں میں مومن ہوتے ہوئے جب تقویٰ زیادہ گہرا نہ ہو تو پھر فراست پر اثر پڑتا ہے۔ بعض لوگوں کو جو تبلیغ کا جوش ہے، اب وہ تقویٰ کی باریکی کا حال میں آپ کو بتاؤں، کہاں اس کی باریکی فائدہ بھی دے سکتی ہے نقصان بھی دے سکتی ہے۔ اگر جوش یہ ہے کہ میں نے نمبر بڑھانا ہے ضرور، اگر جوش یہ ہے کہ مجھے سو کا ٹارگٹ ہے میں نے پورا کرنا ہی کرنا ہے، اگر جوش اس بات کا ہو کہ ایک آدمی چونکہ اچھی باتیں بتا رہا ہے اس لئے اگر میں مان کر اس کو پیش کروں گا تو اور بھی زیادہ اثر پڑے گا کہ میں نے ایک بڑا متقی بزرگ، دعا گو انسان جماعت کو تحفہ دیدیا۔ یہ فراست کی بات نہیں تقویٰ کی کمی کی بات ہے۔ مومن کی نظر اس لئے محتاط ہوتی ہے کہ اس کی ذات ملوث نہیں ہوتی۔ جہاں اپنے نفس کی کمائی کا اظہار کرنا پیش نظر ہو کہ میرے نفس نے محنت سے یہ بات کمائی ہے اور اس کا مجھے کریڈٹ ملنا چاہئے وہاں ضرور تقویٰ میں کمی آنے کی وجہ سے دھوکہ ہوگا اور بعض چیزیں نظر نہیں دیکھ سکتی اور دیکھنے میں وہ لوگ متقی ہیں، نمازی ہیں، وقت دیتے ہیں، دین کی خدمت میں وقت دیتے ہیں، تبلیغ

پر وقت خرچ کرتے ہیں، اموال کی قربانی کرتے ہیں لیکن تقویٰ بہت ہی باریک مضمون ہے۔ جہاں نیکی دکھانے کی بھی خواہش پیدا ہو جائے وہاں بھی یہ شیطان وہاں سے حملہ کرتا ہے جہاں دکھائی نہیں دیتا۔ یہ جو مضمون میں نے بیان کیا کہ دکھائی نہیں دیتا یہ مضمون ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ موٹی موٹی باتوں میں دکھائی نہیں دیتا۔ موٹی باتوں میں تو شیطان دکھائی دے دیتا ہے پھر بھی انسان ٹھوکر کھاتا ہے، جانتے بوجھتے بھی کھاتا ہے لیکن جہاں دکھائی نہیں دیتا وہ یہ لطیف باتیں ہیں۔ اگر آپ خالصتاً للہ ہو کر اپنی نگرانی کریں تو آپ کی نظر بڑھ جائے گی، زیادہ لطیف ہو جائے گی، گہرائیوں میں اترنے کی صلاحیت پا جائے گی پھر بھی سب کچھ نہیں دیکھ سکے گی۔ یہ فرق ہے عالم الغیب میں اور اس مومن میں جو اللہ کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جب سب کچھ ہو جائے اور انسان اپنی خداداد صلاحیتوں کو حد کمال تک پہنچا دے پھر جو باقی حصہ ہے وہ بھی بے انتہا ہے اور وہاں توکل شروع ہوتا ہے۔ وہاں سے وہ مضمون شروع ہوتا ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم سو رہے ہوتے ہو تو خدا تمہارے لئے جاگ رہا ہوتا ہے۔ تم دشمن سے غافل ہوتے ہو خدا اس پر نظر رکھتا ہے۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کس چیز کی مجھے ضرورت ہے اللہ کو معلوم ہوتا ہے اور وہ ضرورتیں پوری کر رہا ہوتا ہے۔ یہ جو توکل والا میدان ہے اس میں دعاؤں کی ضرورت ہے کیونکہ یہاں مانگنے والے کو دیا جاتا ہے اور دعاؤں کی اس لئے ضرورت ہے کہ اگر وہ نہیں مانگے گا تو اپنی ذات پہ توکل ہے اس لئے اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ بعض لوگ کم فہمی میں یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کو کیا منگوانے کا شوق ہے۔ ہم نے توکل کر دیا خدا اب سنبھال لے حالانکہ جو وہ توکل ہے وہ نفس کا دھوکہ ہے۔ اس توکل کا مطلب ہے کہ ہم نے جو چیزیں پوری کر دیں اب لازماً سب کام ٹھیک ہونے چاہئیں اور بالآخر وہ اپنی ذات پر توکل ہی بن جاتا ہے۔ لیکن جہاں خطرات کا احساس ہو اور پتہ ہو کہ سب چیزیں کافی نہیں ہیں وہاں کسی مددگار کی ضرورت پیش آتی ہے اور لازماً دل سے دعائیں اٹھتی ہیں کہ اے ہمارے مددگار، اے خدا! ان ضرورتوں کو پورا کر دے جن پر ہماری نگاہ ہی نہیں ہے۔ ان خامیوں کو دور کر دے جن پر ہماری نظر نہیں ہے اور پھر ہمارے ان کاموں کو سنبھال لے جو ہمارے بس میں نہیں ہیں۔

تو یہ وہ مضمون ہے جس کی اس وقت جماعت کو سمجھنے کی بڑی گہری ضرورت ہے۔ ہمارے کام پھیل رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ۔ اور اتنے پھیل رہے ہیں کہ اگر اپنی طاقت کو دیکھیں تو ناممکن دکھائی دیتا ہے کہ ہم انہیں سنبھال لیں۔ وہ ارتقائی دماغ جس کی میں بات کر رہا ہوں اس کو بھی تو وقت چاہئے اور جب ترقیات تیزی سے آگے بڑھ جائیں تو اس ارتقائی اجتماعی دماغ کے لئے جتنا وقت درکار ہے وہ ہی نہیں ملتا اور وہاں لازماً اللہ تعالیٰ کے براہ راست دخل کی ضرورت پیش آتی ہے۔ یہ جو مضمون ہے اس پر غور کر کے جو جدید سائنس دان ہیں انہوں نے یہ راز معلوم کر لیا کہ جو Evolution کا وقت ہم نے دیکھا ہے وہ Evolution کے لئے کافی نہیں ہے۔ یعنی حیرت انگیز دریافت انہوں نے کی ہے اور اب اس میں ہی وہ غرق ہوئے بیٹھے ہیں۔ کہتے ہیں ہم نے جو حساب لگایا انسانی زندگی تک پہنچنے کے لئے زندگی نے جتنے مراحل کا سفر کیا ہے ایک بلین سال اس کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، بالکل معمولی حیثیت ہے۔ اور یہ سوچ آگے بڑھی تو اب یہ اس منزل میں داخل ہو گئی ہے کہ ہم جو کہتے تھے Big Bang سے بیس ملین سال کے اندر یہ سارا نظام وجود میں آگیا اب جو نئی دریافتیں ہو رہی ہیں وہ دیکھنے کے بعد اور جو کائنات کے انتظام کے پیچ و خم دکھائی دے رہے ہیں اب یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ یہ تو کچھ بھی نہیں بیس ملین سال میں تو یہ ممکن ہی نہیں۔ وہاں ان کو توکل کا پتہ نہیں۔ توکل بتاتا ہے کہ خدا ہے جو اس جاری کارخانے کے علاوہ اپنے عرش سے ان باتوں پر نظر رکھتا ہے اور اگر ایک بیرونی دماغ فیصلے کرنے والا ان کے کمپیوٹر میں داخل کر دیا جائے تو ایک بلین سال میں آسانی سے وہ سارے مراحل طے ہو سکتے ہیں لیکن فیصلے باہر کرنے پڑیں گے۔ اتفاقات سے مضمون آگے نہیں بڑھتا بلکہ اتفاقات جو دکھائی دیتے ہیں ان کو اگر کوئی جوڑنے والا ہو اور اس کا ہاتھ دکھائی نہ دے رہا ہو تو وہ سفر جو اتفاقات کے لئے لاکھوں سال کا سفر ہوگا وہ ایک جوڑنے والا ہاتھ چند سالوں میں طے کر سکتا ہے۔ پس خدا کی ہستی کی طرف یہ ہنکائے لئے جا رہے ہیں اور ابھی تک ان کو ہوش نہیں آتی پوری طرح بعض کو آگئی ہے، بعضوں نے کھلم کھلا کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ حقائق ہیں، ہم ان سے کب تک آنکھیں بند کریں گے۔ جو حقائق اب تک معلوم ہوئے ہیں وہ اس بات کو ناممکن دکھا رہے ہیں کہ کسی بیرونی باشعور اور عالم ہستی کے بغیر یہ کارخانہ اس رفتار کے ساتھ آگے بڑھ ہی نہیں سکتا۔ یہ ناممکن ہے۔ تو اس لئے توکل کا مضمون کائنات میں بھی ایک ہے جسے اب آہستہ آہستہ سائنس دانوں نے دیکھنا شروع کیا ہے لیکن ہمیں تو خدا تعالیٰ نے پکی پکائی دی ہے۔ قرآن کریم نے یہ ساری باتیں کھولیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان کے باریک رازوں سے پردے اٹھادیئے۔ پس اس پہلو سے جماعت کو جب سب کچھ خدا تعالیٰ نے شعور بخش دیا تو اس آخری مقام سے غافل ہو جانا ان کی ساری محنت کو ضائع کر سکتا ہے۔ اور توکل کے لئے جو اس مضمون کا توکل ہے کہ لوگ کثرت سے آئیں گے تو کیا کرنا ہے قرآن کریم نے ہمیں صاف نصیحت فرمائی ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۲

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۳

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۴ (سورۃ النصر)

اس وقت خدا کی تسبیح کرو۔ اپنے آپ کو خالی کر لو ہر تسبیح سے یعنی یہ یقین کر لو کہ تم غلطیوں سے پاک نہیں ہو۔ اللہ ہی ہے جو غلطیوں سے پاک ہے اور یہ اقرار ہے اپنی کم مائیگی کا جو پھر حمد کے مضمون میں داخل کرتا ہے۔ غلطیوں سے پاک ہی نہیں، ہر حمد کا حامل وہی ہے مالک وہی ہے "واستغفرہ" اس سے پھر بخشش طلب کرو۔ "انہ کان تواباً" پھر وہ تمہاری ہر غلطی کو معاف کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور ہر غلطی کو معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے خمیازے سے تمہیں بچائے گا۔ یہ مضمون ذہن نشین رکھیں تو اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس آیت کا انتخاب میں نے کیوں کیا جس کی میں نے ابتداء میں تلاوت کی تھی۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

(سورہ الاحزاب: ۷۱ و ۷۲)

جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ فوز عظیم حاصل کر لے گا۔ پس ہمارا سفر فوز عظیم کا سفر ہے اور اس میں توکل کے مضمون اور اپنی خامیوں کے مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ لازم ہے کہ ہم اپنی اصلاح بھی ساتھ ساتھ کرتے چلے جائیں اور بغیر اصلاح کے کوئی ارتقاء ممکن نہیں ہے۔ اور جھوٹ کے متعلق جو میں نے جہاد کا اعلان کیا اس اعلان سے جو ابھی جرمنی میں میں نے تازہ کیا ہے اس مضمون کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ جھوٹ نہ بولنا ایک بات ہے اور قول سدید ایک اور بات ہے۔ محض جھوٹ نہ بولنے کے باوجود انسان کی خامیاں اس کی نظر سے غافل رہ سکتی ہیں اور ان کی اصلاح کی طرف توجہ ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ انسان ایسا ہوشیار جانور ہے کہ بغیر جھوٹ بولے بھی اگلے کو دھوکہ دے دیتا ہے اور بغیر جھوٹ بولے بھی اپنی کمزوریوں پہ پردے ڈال لیتا ہے۔ اور جو شخص سچا ہو مگر انسانی فطرت کی مجبوری کے تحت وہ سچ کے دائرے میں رہتے ہوئے بھی اپنی خامیوں کو اپنی نظر سے تو نہ چھپائے اگر اس کو حیا مانع ہے، شرم مانع ہے تو اول حکم تو یہ ہے کہ وہ خود اپنی خامیوں کا نگران رہے۔ "فسبح بحمد ربک" جب وہ کہتا ہے تو یہ چیز اس کا لازمی حصہ بن جاتی ہے کہ اگر اللہ خامی سے پاک ہے تو میرے اندر خامیاں ہوں گی۔ ہوں گی پر بات نہ رہنے دے، تلاش کرے کہ وہ کیا ہیں اور جب وہ خامیوں کی نشاندہی کرے گا معلوم کر لے گا کہ یہ یہ خامیاں ہیں تب حمد کا سفر شروع ہو سکتا ہے اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پس یہ ان آیات کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

قرآن کریم نے اس مضمون کو مزید واضح اور آسان کر دیا یہ کہہ کر، یہ نہیں فرمایا کہ سچ بولو فرمایا قول سدید کہو۔ اگر تم سچ کے دائرے میں قول سدید کی جو باریک سڑک ہے اس پر چلتے رہو تو پھر خدا کا وعدہ ہے کہ وہ تمہاری ضرور اصلاح کرے گا اور یہ بہت عظیم وعدہ ہے۔ قول سدید کے متعلق میں پہلے بھی ایک دفعہ خطبے میں تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں اب جو ہمارے مختلف کام سر پر آ پڑے ہیں ان میں جو منتظمین ہیں ان کو بھی ایک دوسرے کے ساتھ قول سدید سے کام لینا چاہئے اور ایک دوسرے کے دائرے میں دخل دینے سے باز رہنا چاہئے اور اگر دے دیں تو پھر مان لیں کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ بہت سے انتظامی جھگڑے جو انتظامات کے پھیلنے کی وجہ سے میرے سامنے آ رہے ہیں ان میں یہ پتہ چل رہا ہے کہ قول سدید کی کمی ہے ابھی۔ سچ بولتے بھی ہیں تو قول سدید سے کام نہیں لیتے۔ اگر پکڑے جاتے ہیں تو ضرور بہانے بناتے ہیں کہ نہیں نہیں ہم تو اس وجہ سے اس جگہ دخل دے رہے تھے، یہ ہمارا دائرہ اختیار ہے اس کا نہیں ہے۔ تو قول سدید میں دو باتیں ہیں سیدھی بات کہنا اور سیدھی راہ پر چلنا۔ اگر انسان بات سیدھی کہے اور بل اور فریب اس میں نہ دے تو ایسا آدمی جھوٹا ہو ہی نہیں سکتا۔ ایسے آدمی دو طرح کے ہوتے ہیں۔ بعض حد سے زیادہ بیوقوف اور وہ ہر جگہ اٹھ کے بات کر دیتے ہیں کہ جی ہم تو سچی بات کریں گے اور یہ جو ہے یہ قول سدید نہیں ہے کیونکہ قول سدید میں بھی کچھ حکمت کے تقاضے ہوا کرتے ہیں۔ یہ مضمون بہت گہرا اور باریک ہے اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، میں آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ ایسے لوگوں کی پہچان متقیوں سے کیا ہے۔ ایک ہے وہ بڑی واضح ہے۔ وہ لوگ جو اپنی بیوقوفی کی وجہ سے سیدھی بات کرتے ہیں اور اپنے رشتے داروں، عزیزوں کے لئے ہر جگہ ایک مصیبت بن جاتے ہیں شرمندگی کا موجب بنتے رہتے ہیں وہ اور قسم کے لوگ ہیں اور مومن جو اللہ کی آنکھ سے دیکھنے والا وہ جو قول سدید اختیار کرتا ہے وہ اور طرح کا انسان ہے کیونکہ تقویٰ کے ساتھ فراست کا تعلق ہے اور یہ جو سادہ بات سیدھی ہے اس کا بے وقوفی سے تعلق ہے اور یہ دو باتیں الگ الگ ہیں، پہچانی جاتی ہیں۔ ایک صاحب فراست انسان جانتا ہے کہ اگر میں بل دینا چاہوں تو بل دے سکتا ہوں وہ جانتا ہے کہ اگر میں بات کو چھپانا چاہوں تو چھپا سکتا ہوں، بے اختیار نہیں ہوتا وہ اور اس کے باوجود وہ وہ راہ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاطر جو اس کے لئے کچھ مشکلات بھی پیدا کر سکتی ہے، کچھ شرمندگی کا موجب بھی بن سکتی ہے۔ لیکن ایک بیوقوف تو اس طرح نہیں کرتا۔ اس کو تو پتہ ہی نہیں کہ کوئی اور راہ ہے بھی کہ نہیں وہ تو بات بنائے بھی تو نہیں بنتی، بنا سکتا ہی نہیں ہے۔ تو میں بیوقوفوں والے قول سدید کی طرف آپ کو نہیں بلا رہا بلکہ مومنانہ قول سدید کی طرف آپ کو بلا رہا ہوں۔ جہاں آپ کے اندر صلاحیتیں موجود ہیں کہ ہر بات کو سجا کر سلیقے سے پیش کر سکیں مگر جہاں یہ دیکھیں کہ اس میں تقویٰ کا نقصان ہے وہاں بات کو اتنا کہیں جتنا تقویٰ کا تقاضا ہے اللہ کے تقویٰ کا تقاضا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا بھی بڑا مشکل کام ہے کیونکہ بسا اوقات انسان اپنے معیار کے مطابق تقویٰ کو پورا سمجھتا ہی نہیں ہے۔ اس لئے جس رستے سے بھی آپ اصلاح کا رستہ اختیار کریں، جس طریق سے بھی اختیار کریں آخر تان دعا پہ ٹوٹے گی۔

لیکن قول سدید میں اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ فرمایا ہے جو باقی باتوں میں نہیں ہے وہ یہ ہے کہ اگر تم سچائی کے دائرے کے اندر یہ باریک راہ اختیار کرو گے جو قول سدید کی ہے تو میرا وعدہ ہے کہ تمہاری اصلاح کروں گا۔ اور یہ انسانی فطرت کی بات ہے ایک شخص اگر کسی خاص نقص میں مبتلا ہے کسی بیماری

کا شکار ہے اور بوجہ قول سدید اس کو ہر دفعہ ننگا کرنا پڑتا ہے اپنے آپ کو، اور شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور جانتا ہے کہ جب بھی اس محل پر، اس موقع پر مجھ سے کوئی بات ہوگی مجھے یہی بتانی پڑے گی تو ایسا شخص خود اپنے نفس کی شرمندگی کی وجہ سے مجبور ہے کہ اپنی اصلاح کرے یہاں تک کہ اس شرمندگی کے محل سے نکل جائے۔

پس "یصلح لکم اعمالکم" میں ایک گہرا انسانی فطرت کا راز ہے جو بیان ہو رہا ہے۔ جو شخص اپنی خامیوں کو بہادری کے ساتھ، جرات کے ساتھ اس حد تک قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جس حد تک اللہ نے اجازت دی ہے اور یہ اجازت والی شرط بھی ساتھ ہے ورنہ وہ مومنانہ فراست نہیں رہے گی بیوقوفی ہو جائے گی۔ بعض جگہ اللہ تعالیٰ نے اجازت بھی نہیں دی کہ تم اپنے گناہوں کا حال لوگوں کو بیان کرتے پھرو۔ ایسے شخص کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ خدا کا مغضوب ہو جاتا ہے اللہ اس کو غضب کی نظر سے دیکھتا ہے۔ بظاہر وہ سچ بول رہا ہے۔ بظاہر قول سدید سے کام لے رہا ہے کہتا ہے جی میں نے یہ بھی گناہ کیا ہے وہ بھی گناہ کیا ہے یہ یہ باتیں میرے اندر پائی جاتی ہیں۔ اور بعض لوگ باتوں کی تفصیل اس طرح تو نہیں بتاتے دعا کے خط میں اپنا سب کچھ کھول دیتے ہیں جس کی وجہ سے مجھے شرم سے پسینے آنے لگتے ہیں کہ بظاہر انہوں نے صرف دعا کی درخواست کی ہے مگر یہ بتانے کے شوق میں کہ اتنے اتنے گناہ ہیں وہ حد سے زیادہ تفاصیل بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ گویا بظاہر سامنے ننگے ہو کے کھڑے ہو گئے ہیں اور وہاں غض بصر کا مطلب یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس بات کو دل سے بھلا کر نکال دیا جائے۔ ان کو میں سمجھاتا بھی ہوں بعض دفعہ کہ تمہیں خدا نے اجازت ہی نہیں دی۔ اپنی کمزوریوں کو جن پر خدا نے ستاری کا پردہ ڈالا ہے ان کو نکال کر باہر پھینکنا یہ قول سدید کے خلاف ہے۔ اس لئے قول سدید اسلامی اصطلاح ہے۔ قول سدید میں جو بات آپ بیان کرنے پر مجبور ہیں اور مختار ہیں خدا کی طرف سے وہاں قول سدید سے کام لیں۔ جہاں آپ کو اپنی اندرونی کمزوریاں اچھال کر باہر پھینکنے کی اجازت نہیں سوائے خدا کے حضور، وہاں وہ قول سدید نہیں ہے وہ حد سے زیادہ جہالت ہے۔ اور اس لئے خدا نے اجازت نہیں دی یعنی اور باتوں کے علاوہ کہ اس سے فحشاء پھیلتی ہے۔ ایک دفعہ اجازت ہو جائے تو ہر انسان اگر اپنا اندرونہ سارا کھول دے تو دنیا اتنی گندی دکھائی دے گی کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ دنیا کتنی گندی ہو گئی ہے اور یہ دنیا کا بڑھتا ہوا گند ہر اصلاح کرنے والے کو مایوس کر دے گا، وہ سوچ بھی نہیں سکے گا کہ اس دنیا کی اصلاح ہو سکتی ہے، وہ کہے گا چلو پھر میں بھی ساتھ ہی بہتا ہوں۔

ہمارا سفر فوز عظیم کا سفر ہے اور اس میں توکل کے مضمون اور اپنی خامیوں کے مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ لازم ہے کہ ہم اپنی اصلاح بھی ساتھ ساتھ کرتے چلے جائیں اور بغیر اصلاح کے کوئی ارتقاء ممکن نہیں ہے۔

تو فحشاء کا یہ مضمون ہے جس کی روک تھام کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ خوبصورت ستاری کا پردہ اتارا ہے کہ تم چھپے رہو بے شک جہاں تمہاری ذاتی کمزوریاں ہیں۔ اور دکھانے کی اس لئے بھی ضرورت نہیں کہ تم بے حیا ہوتے چلے جاؤ گے اور اگر ظاہر کرو گے تو اور زیادہ بے حیا ہو کر بے دھڑک ان گناہوں میں آگے بڑھ جاؤ گے اور ساری قوم کو بے شرم کر دو گے اس لئے وہاں خدا تعالیٰ نے حکماً روک دیا ہے اور یہ منافقت نہیں ہے۔ اس میں گہرا اصلاح کا راز ہے۔ پس قول سدید کا یہ مطلب بھی نہ نکال لیں۔ قول سدید کا مطلب یہ ہے کہ جہاں آپ سے کوئی بات پوچھی جاتی ہے یا جہاں آپ نے بیان کرنی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی بیان کردہ حدود کے دائرے میں ہے وہاں لازماً آپ نے قول سدید سے کام لینا ہے۔

اب اس کی مثال ابھی حال ہی میں ایک شادی بیاہ کا جھگڑا میرے سامنے آیا۔ ایک لڑکی جو بیاہی گئی دو دن یعنی دو دن صرف بیاہی گئی، گھر واپس آ گئی۔ اس نے کہا مجھے یہ اعتراض نہ ہوتا شاید کہ میرے خاوند کی عمر مجھ سے بیس سال زیادہ ہے مگر اس نے دس سال بتائی ہے اور نکلی بیس سال ہے اس لئے ایسے جھوٹے شخص کے ساتھ میں نہیں رہ سکتی۔ وہ اسی طرح واپس آ کے گھر بیٹھ گئی اور ایسے واقعات کثرت سے میرے سامنے آتے ہیں۔ یہاں چھپانا اس مضمون سے تعلق نہیں رکھتا جو میں نے بیان کیا ہے کہ اپنی کمزوریاں نہیں دکھانی۔ عمر کا ظاہر کرنا یہ کمزوری نہیں ہے جس پر خدا نے ستاری کے پردے ڈالے ہوئے ہیں یہ روزمرہ کے حقائق ہیں اور ان سے روگردانی کرنا اور انکو چھپانا دو طریق سے ممکن ہے۔ ایک یہ کہ انسان سچ بول رہا ہو اور بات ہی نہ کرے، بات گول کر جائے، عمر کی بات آئے تو ادھر ادھر مونہہ کر جائے۔ ایسا شخص جو ہے اس کو جھوٹا تو نہیں کہیں گے وہ قول سدید نہیں ہے۔ اور ایک وہ ہے جو واضح طور پہ جھوٹ بول دیتا ہے اس کی ذات کے اندر قول سدید کا تو کوئی تصور ہی نہیں کیا جا سکتا وہ جھوٹا ہے۔

پس جہاں آپ جھوٹ سے نجات حاصل کر رہے ہیں وہاں یاد رکھیں کہ ایسے بہت سے معاملات ہیں جہاں قول سدید کی ضرورت ہے اور وہاں ان باتوں کو ظاہر کرنا خدا کے منشاء کے خلاف نہیں، خدا کے منشاء کے مطابق ہے وہاں ستاری کا مضمون داخل ہی نہیں ہوتا اگر وہاں آپ قول سدید سے کام نہیں لیں گے تو آپ دھوکے باز ہوں گے۔ پس جتنے رشتوں کے معاملات ہیں ان میں اکثر صورتوں میں یہی قول سدید کی کمی ہے جس نے بہتوں کی زندگیاں برباد کر کے رکھ دی ہیں۔ ایک لڑکی کا بڑا دردناک خط ملا کہ مجھے جو نقشہ کھینچا گیا خاوند کا اتنا اچھا صحتمند، یہ کرتا ہے، وہ کرتا ہے اور جب میں گھر آئی ہوں تو شدید مرگی کا مریض ہے جو میرے لئے برداشت کرنا مشکل ہے اور اب میں بے بس ہو چکی ہوں۔ اب میرے ماں باپ نے باندھ دیا ہے۔ اب یہی میری زندگی ہے جو رہے گی۔ کچھ ایسی ہیں جو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے وہ رشتے توڑ کر گھر آ جاتی ہیں۔ کچھ ایسی ہیں جو کہتی ہیں بس اب ماں باپ نے جھونک دیا تو اسی میں اب ساری زندگی کٹے گی تو کتنا بڑا گناہ ہے۔ قول سدید ان معنوں میں ہے کہ وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم سے انہوں نے پوچھا ہی نہیں تھا مگر کوئی یہ تو نہیں پوچھا کرتا ہر ایک سے کہ مرگی کا بیمار ہے کہ نہیں۔ جب رشتوں کی باتیں ہوں تو یہ ان برائیوں میں سے نہیں ہے جس کا ظاہر کرنا گناہ ہے۔ ان بیماریوں کا مضمون ہی بالکل الگ ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جہاں ظاہر کرنا لازم ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے یہ دو آیات نکاح کے موقع پر تلاوت کے لئے خود چنی ہیں یعنی وحی الٰہی کے تابع۔ اس لئے ہمیں سمجھایا گیا کہ رشتوں میں لازماً قول سدید سے کام لینا ورنہ بہت تکلیفیں پہنچیں گی معاشرے کو اور اکثر جو تکلیفیں ہیں وہ اسی طرح پہنچتی ہیں۔ آئے دن مجھے خط ملتے ہیں کہ جی ہمیں بتایا گیا تھا کہ اس کی پچاس ہزار روپے ماہانہ آمد ہے اور آ کے پتہ چلا کہ پانچ سو مشکل سے لیتا ہے اور وہ بھی ماں باپ کے اوپر پل رہا ہے۔ اب بتائیں یہ تو خیر جھوٹ ہو گیا مگر قول سدید میں اور باتیں آ جاتی ہیں اس طرح کی۔ مثلاً یہاں انگلستان میں ایک کمانے والا جو ہے وہ اگر پانچ سو پاؤنڈ مہینے کا لیتا ہے تو پچیس ہزار روپیہ ہے وہ۔ اب قول سدید کا تقاضا ہے کہ وہ جا کے بتائے کہ یہ کچھ بھی نہیں ہے مجھے جو پانچ سو ملتا ہے اس سے بمشکل دو وقت کی روٹی میں کھاتا ہوں۔ وہاں جا کے نادانوں بے چاروں کو، ناواقفوں کو کہے مجھے پچیس ہزار روپے مل رہے ہیں، بڑی شاندار نوکری ہے تو وہ دھوکے میں آ جاتے ہیں اور جب بیٹیاں رخصت کر کے بھیجتے ہیں تو یہاں آ کے پتہ چلتا ہے کہ کھانے کو کچھ بھی نہیں ان کے پاس۔ تو قول سدید کا جو تعلق ہے یہ خانگی معاملات میں بھی ہے اور جماعتی معاملات میں بھی بہت ہے۔ اور میں جماعتی معاملات کے پہلو سے اب آپ کو خصوصیت سے متوجہ کر رہا ہوں اگرچہ حوالے بعض خانگی معاملات کے دیئے ہیں۔

ہمارے نظام میں جہاں بھی کہیں رخنے پیدا ہوتے ہیں، عام طور پر اللہ کے فضل سے اب جماعت کی اتنی تربیت ہو گئی ہے کہ جھوٹ نہیں بولتی شاذ ہی شاید کبھی کوئی اتفاق سے واقعہ ایسا علم میں آئے کہ کسی نے جھوٹ بولا ہو اور اس کی وجہ سے نظام جماعت میں رخنہ پیدا ہو وہ اب قول سدید کی کمی سے ضرور پیدا ہو جاتا ہے اور ایسے بہت سے معاملات ہیں جن کے تجربے آئے دن ہوتے رہتے ہیں اور انگلستان کے جلسے کے تعلق میں بھی امیر صاحب کے سپرد میں نے کام کئے ہیں کہ کمیشن بٹھائیں، غور کریں یہ واقعہ ہوا کیوں آخر، ہونا چاہئے نہیں تھا۔ جب پوچھا جاتا ہے تو جو جواب دیتے ہیں وہ اگرچہ اپنی ذات میں سچا ہوگا مگر پردے ڈالے جاتے ہیں۔ جب تحقیق کی جائے تو وہاں پردے اتارنے کا وقت ہے وہ ستاری کے وقت نہیں ہوا کرتے۔ اس لئے آپ لوگ جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کے مضامین کو سمجھیں گے نہیں اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو ادا کیسے کریں گے۔ ایک آدمی جب پوچھتا ہے کہ بتائیں کون ذمہ دار ہے تو اس وقت جن لوگوں سے پوچھا جاتا ہے ان کا حق ہی نہیں ہے کہ وہ اپنے دوست یا تعلق والے پہ پردہ ڈالیں۔ رپورٹ یہ بھیج دیتے ہیں کہ ایک کارکن سے غلطی ہو گئی۔ وہ ایک کارکن کون ہے۔ آپ کے علم میں ہے تو میرے علم میں کیوں نہیں آتا۔ اس کا نام کیوں نہیں لیتے، اس کا بتاتے کیوں نہیں کہ اس کا پس منظر کیا ہے اور اندر اندر چھوٹی چھوٹی باتیں ایسی کرتے چلے جاتے ہیں کہ جب غلطیاں ظاہر ہوتی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ چونکہ انہوں نے دو ریفرنس نہیں کیا تھا اس لئے غلطیاں ہوئی ہیں۔ جو ذہنی ریفرنس کی میں نے مثال دی تھی یہاں میں مضمون جوڑ کر آپ کو بتا رہا ہوں، بہت سے ایسے امور ہیں جہاں اگر خلیفہ وقت کو آپ ریفر کر دیا کریں وقت کے اوپر تو بہت بڑی بڑی خرابیوں سے بچ سکتے ہیں کیونکہ آپ سمجھتے ہیں کچھ بھی حرج نہیں مگر خلیفہ وقت دیکھتا ہے کہ حرج ہے۔ اس کو بعد میں پتہ چلتا ہے اور اس وقت بہت بڑا نقصان ہو چکا ہوتا ہے۔ تو ریفر کرنے میں کوئی بھی حرج نہیں کہ جی ہم آپ کا وقت بچاتے ہیں۔ اچھا وقت بچاتے ہیں کہ جو نقصان پہنچ گیا اس کے بعد جو روحانی عذاب میں مبتلا کر دیا جو جماعت کے نقصان کی تکلیف پہنچا دی جو تحقیق کے وقت میرے وقت ضائع کئے وہ وقت ہی نہیں ہے میرا؟ تو اس لئے جب بات پوچھی جائے تو قول سدید سے کام لیں۔ کہ جی وہاں یہ اختلاف ہو گیا تھا اس نے کہا میرا ڈیپارٹمنٹ ہے، اس نے کہا میرا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اختلاف بتاتے نہیں۔ اگر اختلاف بتائیں تو مجھے فوراً پتہ چل جائے گا کہ کس کی غلطی ہے۔ تو اس لئے قول سدید کی طرف میں آپ کو متوجہ کر رہا ہوں کہ انتہائی ضروری ہے کہ بڑھتے ہوئے نظام کے لحاظ سے صاف بات کہیں اور جہاں تک ممکن ہے خلیفہ وقت کو باتیں ریفر کریں اور جو اطلاعیں دیں وہ صحیح اور واضح دیں وہاں محض سچ کافی نہیں وہاں قول سدید لازم ہے کیونکہ انسانی جسم جو اپنے دماغ کو پیغام پہنچاتا ہے وہ خالصتاً سچائی ہوتی ہے، بالکل قول سدید کی بات ہوتی ہے، اس میں کوئی فریب نہیں ہوتا اور وہ جسم جس کے دماغ کو بغیر فریب کے اطلاعیں پہنچ رہی ہیں وہ سب سے زیادہ صحتمند ہوتا ہے۔

جہاں فریب آ جائے وہاں مثلاً فالج ہو گیا ایک انسان کی Nerves کو، اعصاب کو، فالج کی وجہ سے یہ طاقت ہی نہیں کہ پوری بات پہنچا سکے وہاں دماغ ہمیشہ غلطی کرتا ہے پوری بات جو نہیں پہنچتی۔ تو یہ بھی

وہ مضمون ہے جہاں انسان کی مجبوریاں اور کمزوریاں ہیں "سبح بحمد ربک" کا مضمون اس سے پھر دوبارہ ابھرتا ہے۔ تو آپ کی جو قول سدید کی کمزوریاں ہیں وہ خلافت پر اثرانداز ہوں گی یہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ اور یہ بات اتنی اہم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہمیں سمجھانے کی خاطر اپنے آپ کو بھی اس سے بالا نہیں کیا۔ حالانکہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے امکانی بحث چھیڑی ہے وہ کبھی ایک دفعہ بھی نہیں ہوا کہ ایسا واقعہ ہو گیا ہو اس لئے محض امکانی بحث ہے ہمیں سمجھانے کی خاطر۔ فرماتے ہیں میں جب دو جھگڑنے والے فریقوں کے درمیان فیصلے کرتا ہوں تو صاف اور کھلی بات مجھے بتایا کرو۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی چرب زبان، یہ چرب زبانی جو ہے یہاں جھوٹ نہیں فرمایا یہ قول سدید سے ہٹی ہوئی بات ہے۔ فرمایا سچ بولتا ہوگا مگر زبان کی چالاکیوں سے، ملمع کاری کی وجہ سے وہ اس طرح اپنا کیس پیش کر رہا ہے میرے سامنے کہ ہو سکتا ہے اس کی کوئی زمین، کوئی میں جائیداد اس کو دے دوں جو اس کا حق نہ ہو۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے لئے ممکن ہے تو خلیفہ کی کیا حیثیت ہے کہ وہ اس سے بالا ہو، ناممکن ہے۔

اب جو قومی پھیلاؤ کے دن آئے ہیں، جب فوج در فوج لوگ داخل ہو رہے ہیں تو اس کے سوا چارہ نہیں رہا کہ ایک جلسہ اپنے بہت سے پہلو دائروں کی صورت میں رکھتا ہو اور ایک وسیع جلسہ ان سب دائروں پر محیط ہو اور اس میں بعض ایسی مصروفیات ہوں جن میں سب کو اکٹھا شریک ہونے کا موقعہ ملے۔

پس آپ کا مجموعی تقویٰ ہے جو خلافت کے فیصلوں پر اثرانداز ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اور وہاں آپ کا سدھرنا اور قول سدید اختیار کرنا ساری جماعت کی صحت کا ضامن بن جاتا ہے۔ پس اگر آپ ایسا کریں گے، غلط فیصلہ ہو تو اس کی ذمہ داری آپ پر بھی ہوگی اور مجھے بھی متوجہ کیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کہ پھر زیادہ دعائیں کیا کرو جماعت کے لئے بھی، ان کے تقویٰ پر قائم رہنے کے لئے بھی اور جماعت بھی تمہارے لئے پہلے سے بڑھ کر دعائیں کرے تاکہ جو بڑھتے ہوئے وقت کے تقاضے ہیں ترقیات کے ہم ان کو احسن رنگ میں پورا کر سکیں۔ احسن رنگ سے مراد ہے اس حد تک پورا کر سکیں جس حد تک ہماری استطاعت ہے اور ابھی اس وقت جو ترقیات ہیں وہ ہماری استطاعت سے آگے نکل چکی ہیں۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں بہت آگے نکل چکی ہیں اور کل کو آنے والی جو ترقیات ہیں وہ اور بھی زیادہ آگے نکل جائیں گی۔

پس جب اپنی استطاعت ختم ہو جائے اور اللہ کی استطاعت سے آپ کا پیوند ہو جائے تو پھر ہر چیز ممکن ہو جاتی ہے۔ اس پیوند کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ وہ پیوند ہے جو ان خلاؤں میں آپ کے خلاؤں کو آبادیوں سے بھر دے گا یعنی غیر معمولی طور پر ان کے اندر رونق پیدا کر دے گا جو اس وقت ہمارے لئے خلا ہیں، مگر اللہ کرے گا۔ اگر آپ خدا سے پیوند کر لیں تو آپ کی طاقت میں جب اللہ کی طاقت شامل ہو جائے تو اس نسبت سے جس حد تک آپ کا خدا سے پیوند ہے آپ کی طاقتیں لامتناہی ہو سکتی ہیں اور ہو جاتی ہیں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ہو جائیں گی۔ پس توکل کرتے ہوئے اگر آپ دعاؤں سے غافل نہ رہیں، اپنے عجز سے غافل نہ ہوں اور کامل طور پر توکل کا مضمون سمجھتے ہوئے اللہ سے التجا کرتے رہیں کہ خدا ہمارے کاموں کو سنوار دے تو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ وقت کے تقاضے ہم پورے کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

تین نماز جنازہ پڑھنے کا میں نے فیصلہ کیا ہے غائبانہ، اگرچہ میں نے جماعت کو یہ نصیحت کی ہے کہ آئندہ سے مجھے نماز جنازہ غائب کی درخواست نہ کیا کریں کیونکہ یہ مضمون طاقت سے بڑھ چکا ہے اور پھر آگے ایک قسم کی اسلام کے اندر نئی چیزیں داخل ہی ہو جائیں گی مستقل حصہ بن کے اس لئے ان چیزوں سے گریز کریں ورنہ میرے لئے الجھن ہو جاتی ہے مجھے مشکل پڑ جاتی ہے۔ کئی لوگ اس طرح جذباتی رنگ میں اپنے ماں باپ کی خدمتوں کا ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ میرے لئے ان کو رد کرنا ان کی دل شکنی کا موجب بن سکتا ہے، قبول کرنا اس اپنے فیصلے کی خلاف ورزی ہے کہ میں آئندہ سے اس رجحان کو روکوں۔ اس لئے میں دوبارہ یاد دلاتا ہوں کہ آپ لوگ درخواستیں نہ دیا کریں۔ بعض فیصلے میں خود کروں گا۔ نماز جنازہ غائب پڑھنا حرام تو نہیں ہے۔ جائز ہے، ممکن ہے لیکن موقع اور محل کے مطابق۔ تو بعض دفعہ میں اپنے بعض ایسے تعلقات کی بناء پر جن کی وجہ سے میرا حق ہے کہ میں ان کو استعمال کر کے کسی کی نماز جنازہ غائب پڑھوں۔ بعض دفعہ کسی کی جماعتی خدمات کو جماعتی نقطہ نظر سے ایسا وسیع دیکھوں کہ میں یہ فیصلہ کروں کہ ہاں یہ حقدار ہے، رشتے داروں کی نظر میں نہیں بلکہ میری نظر میں بھی وہ واقعتاً یہ حق رکھتا ہو کہ غیر معمولی استثنائی حالات میں اس کی نماز جنازہ غائب پڑھی جائے۔ تو اب میں یہ تو تفصیل بیان نہیں کروں گا کہ کس نقطہ نگاہ سے مگر زیادہ تر ذاتی تعلقات یا بعض پرانی خدمات میرے پیش نظر ہیں یا بعض فوت شدہ نوجوان کی غیر معمولی صلاحیتیں جنہوں نے دل پر غیر معمولی اثر کیا ہے اس لئے میں آج نماز جمعہ کے بعد تین مرحومین کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

ایک تو مکرم ابراہیم صاحب۔ جمونی کی بیگم صاحبہ ہیں جو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ابراہیم صاحب کو بنانے میں اور ان کے اخلاص کے معیار کو بڑھانے اور قائم رکھنے میں بہت غیر معمولی طور پر حصے دار تھیں اور عشق تھا ان کو نظام جماعت سے اور خلافت سے اور ایک انکسار کا ایک عجیب عالم تھا تو اس لئے ان کے لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کی نماز جنازہ میں پڑھاؤں گا۔

ایک ہمارے سکول کے زمانوں کے پرانے دوست محمد اسحاق صاحب تھے۔ چوہدری محمد اسحاق صاحب جو چوہدری الیاس کے والد جن کو خدا تعالیٰ نے بہت جماعت کی خدمت کی توفیق بخشی ہے۔ وہ قادیان میں ہائی سکول میں میرے واقف تھے اور تعلقات تھے اور انہوں نے اپنے بچوں کی تربیت بہت اچھی کی ہے، غیر معمولی۔ مگر اس کو آپ میرے ذاتی کھاتے میں ڈال لیں کیونکہ بچپن کے تعلقات کی وجہ سے میرا دل چاہتا ہے میں بھی ان کی نماز جنازہ میں شامل ہوں۔

اور ایک ان کا الیاس کا بیٹا، چھوٹا بیٹا جن کا نام دانیال تھا، غیر معمولی اخلاص رکھنے والا انسان تھا وہ بہت توکل۔ کینسر تھا، کینسر کے جتنے علاج تھے سب تکلیف دہ تھے مگر ایک دفعہ بھی شکوہ زبان پہ نہیں لایا پوری طرح کامل راضی برضا، اتنا کہا کرتا تھا کہ میرے لئے حضرت صاحب کو دعا کے لئے لکھ دینا۔ جب بڑا اپریشن ہوتا تھا تو کہتا تھا فون کر دیں اور میری طرف سے اطلاع ملتی تھی کہ میں دعا کر رہا ہوں تو پوری طرح سکون مل جاتا تھا، کہتا تھا مجھے بڑا ہی سکون ملتا ہے۔ آخری لمحات خدا نے اس کے آسان فرما دیئے۔ لیکن اس کا جو راضی برضا رہنے کا انداز تھا اس نے اتنا میرے دل پہ اثر کیا ہے کہ میرے دل سے یہ خواہش اٹھی ہے کہ میں اس مخلص کی بھی نماز جنازہ ادا کروں۔ تو یہ تین ہوں گی نماز جنازہ غائب اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب کی دعائیں مل کر ان کی روحوں کے ثواب کا موجب بنیں گی۔

بشکریہ الفضل لندن

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینگولین کلکتہ۔ 700001
فون نمبرز۔
2430794·2481652·248522

ارشاد نبوی
اَلدِّینُ النَّصِیْحَۃُ
(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)
(منجانب)
رکمن جماعت احمدیہ بمبئی

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR
ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA
ARROW GYM
چیف کوچ۔ محمد عبدالسلیم نیشنل باڈی بلڈر۔ حیدرآباد
وزن کم کرنے۔ بڑھانے۔ موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں کی جانے والی ایکسرسائز اور خوراک۔ باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ لکھیں۔ مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔ باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔ مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم کریں
تندرستی ہزار نعمت ہے
M . A SALEEM (BODY BUILDER)
H . NO. 18 - 2- 888/10/71. NIMRA COLONY FALAKNUMA
POST - 500253 HYDERABAD (A . P) ☎ 040-219036 INDIA

STAR CHAPPALS
☎ 543105
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105 / 661, OPP, BLOCK NO - 7 FAHIMABAD COLONY
KANPUR - 1 - PIN 208001

NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
GUARANTED PRODUCT
Soniky
HAWAI
NIR
A TREAT FOR YOUR FEET
NEW INDIA RUBBER WORKS (P)LTD
34 , A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA - 15

قرار داد تعزیت بر وفات

محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعتہائے انگلستان

منجانب: صدر انجمن احمدیہ قادیان - تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

مورخہ ۳ ر اکتوبر ۹۶ء کو بذریعہ فون لندن سے یہ افسوس ناک اطلاع موصول ہوئی کہ محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ یوکے بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ اور مخلص فدائی احمدی تھے حکومت پاکستان کی طرف سے انڈین ایمبیسی اور دیگر ممالک میں بھی کام کرنے کا موقعہ ملا آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہجرت لندن کے بعد اپنی خدمات کلّی طور پر جماعت کے لئے وقف کر دی تھیں ہر تحریک میں پیش پیش ہو کر لبیک کہتے اور حضور انور کے منشاء مبارک کو بلا تأمل قبول کرتے ہوئے نہایت انکسار سے خدمت بجالاتے آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ یوکے میں بہت بڑا خلا واقع ہو گیا ہے حضور انور نے بھی آپ کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ ر اکتوبر ۹۶ء میں اپنے گہرے دکھ اور تعزیت کا اظہار فرمایا ہے اس اندوہناک سانحہ ارتحال پر ہر سہ انجمنوں کے ممبران سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور بچگان اور جملہ پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور ان کی وفات سے پیدا شدہ خلا کو اپنی رحمت سے پُر فرمائے۔ آمین

ریلوے ریزرویشن بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۶

جیسا کہ احباب جماعتہائے احمدیہ بھارت کو علم ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کے بابرکت ایام قریب آرہے ہیں (۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۹۶ء) امسال بھی مہمانان کرام کی سہولت کے لئے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ ابھی سے مندرجہ ذیل کوائف صاف صاف الفاظ میں لکھ کر دفتر جلسہ سالانہ قادیان کو مطلع فرمائیں تا اس کے مطابق جلد کاروائی کی جاسکے (۱) تاریخ واپسی ریزرویشن (۲) ٹرین کا نام اور نمبر (۳) اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کروانا مقصود ہو (۴) کس درجہ میں سفر کرنا ہے ۔ مثلاً فرسٹ کلاس ۔ A C . A C سلیپر کلاس . فرسٹ کلاس ۔ A C تھری ٹائر ۔ A C چیئر کار سلیپر کلاس سیکنڈ کلاس ۔ (۵) سفر کنندگان کے نام عمر جنس (مرد یا عورت) وغیرہ مندرجہ بالا کوائف کے ساتھ ٹکٹ و ریزرویشن کے اخراجات کے لئے رقم بذریعہ M.O یا بینک ڈرافٹ I . B . S ، N.B . P ، یا B بی P . قادیان بنام صدر انجمن احمدیہ بنا کر دفتر محاسب کو تفصیل کے ساتھ بھجوا دیں ۔ نیز اس ڈرافٹ کی فوٹو کاپی مع تفصیلی کوائف سے دفتر جلسہ سالانہ کو بھی مطلع کریں ۔ تاکہ بروقت ریزرویشن کروانے میں آسانی ہو ۔ آجکل تقریباً تمام بڑے شہروں میں بذریعہ کمپیوٹر بہت آسانی سے واپسی کی ریزرویشن بھی ہو جاتی ہے اس سہولت سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے جن جماعتوں میں اس کی سہولت نہیں ہے ان کی طرف سے مندرجہ بالا کوائف آنے کی صورت میں واپسی ریزرویشن کا انتظام کروا دیا جائے گا ۔ انشاء اللہ ۔

(افسر جلسہ سالانہ قادیان)

دعائے مغفرت

آہ! میرے شوہر مکرم سید خلیل احمد صاحب ابن مکرم سید مدار مرحوم شموگہ ۲۰ ر اگست ۹۶ء کی رات اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم کی صفات حسنہ کا ایک حصّہ انکی وفات پر اپنے اور بیگانے لوگوں کے اژدھام سے ظاہر ہوا نہرو بلڈنگ کے اطراف مرحوم کے جنازہ اٹھنے تک بازار بند رہا یہ سب انکی ملنسار طبیعت کا اثر تھا ہر خوشی اور غمی کی تقریب میں سب سے پہلے شامل ہوتے اکثر شادی بیاہ اور جماعتی تقاریب میں کھانا تیار کرنے میں مدد کرتے ۔ بیوگان اور یتامیٰ کی خبر گیری کرتے کئی بیوگان کے وظیفے جاری کروائے

۱۹۸۶ء میں پہلا دل کا دورہ پڑا ۔ ڈاکٹروں نے اس کے بعد زیادہ سفر کی صعوبت برداشت کرنے سے منع کیا لیکن اس کے بعد صحت کافی اچھی ہو گئی اور کئی سالوں سے مسلسل جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرتے کوشش کرتے کہ زیادہ سے زیادہ افراد شریک ہوں تحریک کرتے اور ریلوے ریزرویشن خود کرواتے ۔ چند سالوں سے انصار اللہ کے اجتماع میں بھی شریک ہوتے رہے صوبائی کانفرنسوں میں ضرور شریک ہوتے مجھے ان کا وہ سفر جس میں حضور انور سے ملاقات کی غرض سے مجھے بھی ساتھ قادیان لے گئے ہمیشہ یاد رہے گا جلسہ کے آخری دن شموگہ کی جماعت کے لئے لٹریچر لینے لٹریچر برانچ گئے اندھیرے میں ٹھوکر کھا کر گر گئے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے احمدیہ ہسپتال پہنچائے گئے باوجود تکلیف کے مجھے تسلی دی کہ کچھ نہیں ہوا پھر اکثر اس سفر کو یاد کر کے حضور کی یاد تازہ کر کے لطف اندوز ہوتے

جلسوں سے واپس آکر بچوں اور عزیز و اقارب کو روئیداد سناتے ۔ نہرو بلڈنگ میں M.T.A کے پروگرام دیکھنے کی غرض سے ڈش لگانے کی تحریک کر کے دو تین افراد کو شامل کیا ڈش لگوا کر بڑی دلچسپی سے پروگرام دیکھتے مرکزی نمائندگان کی خاص عزت کرتے ان کی آمد پر خوشی محسوس کرتے ۔ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی آپکو توفیق ملی ۔ وفات کے وقت جماعت کے نائب صدر اور زعیم انصار اللہ تھے مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر نے بتایا کہ میں نے انصار اللہ کے چندے کی وصولی کی توجہ دلائی تو کہنے لگے مولوی صاحب میں ہر سال بجٹ کی رقم اجتماع خود بھجوا دیتا ہوں اس کے علاوہ جو بھی جماعتی خدمت ملتی نہایت خوشدلی سے سرانجام دیتے ۔

۲۰ ر اگست کو آپ کی روح قبض ہو گئی اگلے روز قرب و جوار سے کثیر تعداد میں احباب جنازے میں شریک ہوئے ان کی وفات پر اندرون و بیرون ملک سے کثرت سے احباب کے تعزیتی خطوط، ٹیلیگرام اور فون مل رہے ہیں انفرادی جواب سے معذرت کرتے ہوئے میں سب کا شکر ادا کرتی ہوں مولیٰ کریم ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق دے مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور بچوں کو ان کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

(غمزدہ خورشید بیگم نہرو بلڈنگ شموگہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ شموگہ)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
منجانب محتاج دعا :- جماعتِ احمدیہ اُتر پردیش

C.K. ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM
- 679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES &
WOODEN FURNITURE

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR &
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA - 700072 ☎ 26-3287

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر - حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان - فون - 649_04524

طالب دعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالسنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
SPECIALIST IN LEATHER BELTS, LEATHER
LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC.
19 A. JAWAHAR LAL NEHRU ROAD
CALCUTTA - 700081 ☎ 2457153

دیوبندی مُجدّد الملّت کے علمی سرقہ کی مُنہ بولتی تصویر

گزشتہ چند شماروں کے اداریوں میں ہم یہ ثابت کرتے چلے آرہے ہیں کہ دیوبندی "مجدد الملت حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کئی کتب سے سرقہ کرکے اپنی کتاب "احکامِ اسلام عقل کی روشنی میں" (اس کتاب کا عربی نام "المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ") میں عبارتیں نقل کی ہیں اور یہ نقل اس قدر چالاکی سے کی ہے کہ نقل کے ساتھ ساتھ تھوڑی تھوڑی عقل استعمال کرتے ہوئے بعض بعض جملوں میں ترمیم بھی جاری رکھی ہے لیکن ہر دانشمند صاف سمجھ سکتا ہے کہ یہ صریح سرقہ ہے۔ یہ سرقہ مجدد صاحب نے حضور علیہ السلام کی کئی کتب سے کیا ہے لیکن یہاں نمونۃً صرف ایک مثال دی جارہی ہے۔

اس موقعہ پر ہم ذیل میں حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کے صفحہ ۴۵ سے صفحہ ۴۹ تک اور دیوبندی مجدد الملت کی کتاب "احکامِ اسلام عقل کی روشنی میں" سے صفحہ ۲۲۹ تا صفحہ ۲۳۲ کے عکس شائع کررہے ہیں تاکہ انصاف پسندوں کے سامنے کھل کر صحیح حقیقت آجائے (یاد رہے کہ کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی ۱۸۹۶ء کی تصنیف ہے جبکہ دیوبندی مجدد الملت کی کتاب ۱۹۱۸ء کی لکھی ہوئی ہے۔

انصاف پسند ہر دو کتابوں کے عکس مطالعہ فرمائیں اور پھر اس علمی سرقہ پر اشرف علی صاحب تھانوی اور "تحفظ ختم نبوت" کرنے والی ان کی دیوبندی اُمت کو خوب خوب داد دیں یہی وہ دیوبندی ہیں جنہیں ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر مباحثے کرنے کا بہت شوق ہے مگر ان کی اپنی سیرت قابلِ غور ہے!　　(ادارہ)

اِسلامی اُصُول کی فلاسفی

تصنیف لطیف

سُلطانُ القلم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۴۵

صادر ہوسکتے ہیں۔ لہٰذا خُدا کی پاک کتاب میں دونو مرد اور عورت کیلئے یہ تعلیم فرمائی گئی ہے :-

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۱ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۲ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۳ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۴ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا ۵ وَرَهْبَانِيَّةَ ِۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ ۶ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۶

یعنی ایماندار وں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں۔ اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہوں۔ اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں۔

۱ النور: ۳۱ ۲ النور: ۳۲ ۳ النور: ۳۲ ۴ بنی اسرائیل: ۳۳ ۵ النور: ۳۴ ۶ الحدید: ۲۸

۴۶

اُن کے حُسن کے قصّے نہ سُنیں۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عُمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وُہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچاویں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچاویں یعنی اُن کی پُرشہوات آوازیں نہ سُنیں اور اپنی ستر کی جگہوں کو پردہ میں رکھیں۔ اور اپنے زینت کے اعضا کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں۔ اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہوکر سر پر آجائے۔ یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں۔ اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وُہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچاسکتی ہے۔

اور دُوسرا طریق بچنے کے لئے یہ ہے کہ خُدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اس سے دُعا کریں تا ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے۔ زنا کے قریب مت جاؤ۔ یعنی ایسی تقریبوں سے دُور رہو جن سے یہ خیال بھی دِل میں پیدا ہوسکتا ہو۔ اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اِس گُناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وُہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ زنا کی راہ بہت بُری راہ ہے یعنی منزلِ مقصُود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اور جس کو نکاح میسّر نہ آوے چاہیئے کہ وہ اپنی عفّت کو دُوسرے طریقوں سے بچاوے مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے۔ اور اور لوگوں نے یہ بھی طریق نکالے ہیں کہ وُہ ہمیشہ عمداً نکاح سے دست بردار رہیں یا خوجے بنیں اور کسی طریق سے

۴۷

رہبانیت اختیار کریں۔ مگر ہم نے انسان پر یہ حُکم فرض نہیں کئے۔ اِسی لئے وہ ان بدعتوں کو پُورے طور پر نباہ نہ سکے۔ خُدا کا یہ فرمانا کہ ہمارا یہ حُکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں۔ یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ اگر خُدا کا حکم ہوتا تو سب لوگ اِس حکم پر عمل کرنے کے مجاز بنتے۔ تو اس صُورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہوکر کبھی کا دُنیا کا خاتمہ ہو جاتا۔ اور نیز اگر اس طرح پر عفّت حاصل کرنی ہو کہ عضوِ مردی کو کاٹ دیں تو یہ درپردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وُہ عضو بنایا۔ اور نیز جب کہ ثواب کا تمام مدار اِس بات پر ہے کہ ایک قُوّت موجود ہو اور پھر انسان خدا تعالیٰ کا خوف کرکے اس قوت کے خراب جذبات کا مقابلہ کرتا رہے۔ اور اس کے منافع سے فائدہ اُٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے۔ پس ظاہر ہے کہ ایسے عضو کے ضائع کر دینے میں دونوں ثوابوں سے محروم رہا۔ ثواب تو جذبۂ مخالفانہ کے وجود اور پھر اس کے مقابلہ سے ملتا ہے۔ مگر جس میں بچّہ کی طرح وُہ قُوّت ہی نہیں رہی اسکو کیا ثواب ملے گا۔ کیا بچّہ کو اپنی عفّت کا ثواب مل سکتا ہے؟

پاکدامن رہنے کے لئے پانچ عِلاج

اِن آیات میں خدا تعالیٰ نے خُلقِ اِحصان یعنی عفّت کے حاصل کرنے کے لئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاک دامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتلا دیئے ہیں۔ یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا نامحرموں

۴۸

کے قصّے نہ سُننا۔ اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ۔

اِس جگہ ہم بڑے دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں صرف اسلام سے ہی خاص ہے۔ اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے۔ اور وُہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وُہ طبعی حالت جو شہوات کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیّر کے الگ نہیں ہوسکتا یہی ہے کہ اس کے جذباتِ شہوت محل اور موقع پاکر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے۔ یا یُوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اِس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں اور اُن کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کرلیں، لیکن پاک نظر سے دیکھیں۔ اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سُن لیں اور اُن کے حُسن کے قصّے بھی سُنا کریں۔ لیکن پاک خیال سے سُنیں۔ بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور اُن کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں، نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر سے اور اُن کی خوش الحانی کی آوازیں اور اُن کے حُسن کے قصّے نہ سُنیں۔ نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے۔ بلکہ ہمیں چاہیئے کہ اُن کے سُننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مُردار سے تا ٹھوکر نہ کھاویں کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دِل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں

۴۹

اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہوجاتی ہے۔ اگر ہم ایک بھوکے کُتّے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر اُمید رکھیں کہ اُس کُتّے کے دِل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے۔ اور ایسی کوئی بھی تقریب پیش نہ آوے جس سے بدخطرات جنبش کرسکیں۔

اسلامی پردہ کی یہی فلاسفی اور یہی ہدایت شرعی ہے۔ خُدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مُراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے۔ یہ اُن نادانوں کا خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے۔ کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچالینا اور دُوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اِس طریق کو عربی میں غضِ بصر کہتے ہیں۔ اور ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دِل کو پاک رکھنا چاہتا ہے۔ اُس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدّنی زندگی میں غضِ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مُبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آجائے گی۔ اور اس کی تمدّنی ضرورت میں بھی فرق نہیں پڑے گا۔ یہی وُہ خُلق ہے جس کو اِحصان اور عِفّت کہتے ہیں۔

احکام اسلام

عقل کی نظر میں

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ

بحاشیہ

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی

ناشر

ادارۂ اشرف المواعظ دیوبند یوپی

المصالح العقلیۃ محشیٰ

للاحکام النقلیۃ

اوّل ــــــ دوم ــــــ سوم

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

بحاشیہ

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ

مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور

ادارہ اشرف المواعظ مسجد قاضی دیوبند

۲۲۹

متعہ پر صحابہ کرامؓ کا اتفاق تھا البتہ حضرت ابن عباس قدیم ملکی روایات اور عادت کے باعث چند روز مجوز رہے مگر جب ان کو شرعی حکم کی اطلاع پہنچی تو تجویز متعہ سے رجوع کیا اور متعہ کی حرمت تمام حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ اور اہل حدیث اور صوفیہ کرام میں متفق علیہ ہے۔

مستورات اور مردوں کے لیے اسلامی پردہ کے وجوہ

پردہ کے متعلق اسلام نے مرد عورت کے لیے ایسے ایسے اصول بتائے ہیں کہ جن کی پابندی سے ان کی عفت و عزت پر حرف نہ آئے اور وہ بدی کے ارتکاب سے محفوظ اور مستورات رہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ اِلی قولہ تعالیٰ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِیْلًا وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِكَاحًا وَرَهْبَانِیَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ الی قولہ تعالیٰ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا۔

ترجمہ:- یعنی "ایماندار مردوں کو کہہ دے کہ آنکھوں کو (نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے) بچائے رکھیں (یعنی ایسی عورتوں کو کھلے طور نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہوں اور ایسے موقع پر نگاہ کو پست رکھیں اور اپنی ستر کی جگہ کو (جس طرح ممکن ہو) بچاویں۔ (ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں ان کے حسن کے قصے نہ سنیں جیسا دوسری نصوص میں ہے) یہ طریق (نظر اور دل کے پاک رہنے کے لیے) عمدہ طریق ہے (ایسا ہی) ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں (نیز ان کی پر شہوات آوازیں

¹ جائز کہنے والے۔ ² متعہ کو جائز کہنے سے ³ ترمذی شریف میں تفصیل ہے۔ ⁴ بچائے ہوئے ⁵ نو سال سے ستر سال تک کی نامحرم ہوں ⁶ آیات و احادیث ⁷ شہوت والی۔ ورنہ کام اور تعلقات قرابت میں آوازیں سننی جائز ہیں۔ ⁸ آگے کے لفظوں کا ترجمہ یہ ہے کہ بیشک اللہ اس کی خبر رکھتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

۲۳۰

نہ سنیں جیسا دوسری نصوص میں ہے) اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنے زینت کے اعضاء کو (کسی غیر محرم پر) نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے (یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں) اور اپنے پیروں کو زمین پر (ناچنے والیوں کی طرح) نہ ماریں۔ (یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے) اور دوسرا طریق بچنے کے لیے یہ ہے کہ (خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور اس سے دُعا کرو تا کہ ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے) زنا کے قریب مت جاؤ (یعنی ایسی تقریبوں سے دُور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہے اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو) زنا کرنا نہایت درجہ کی بے حیائی ہے (زنا کی راہ بہت بُری راہ ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخروی منزل کے لیے سخت خطرناک ہے) اور جس کو نکاح میسر نہ آوے چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسرے طریقوں سے بچاوے (مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کا کام لے) اور ان لوگوں نے یہ طریق بھی نکالے تھے کہ وہ ہمیشہ عمداً نکاح وغیرہ سے دست بردار رہے یا خوجے (مخنث) بن گئے یا اور کسی طریق سے (انہوں نے رہبانیت اختیار کی مگر ہم نے ان پر یہ حکم فرض نہیں کیا اور پھر وہ ان بدعتوں کو بھی پورے طور پر نباہ نہ سکے" خدا تعالیٰ کے قول کے عموم میں یہ مضمون کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر یہ خدا کا حکم ہوتا اور سب لوگ اس پر عمل کرنے ہوتے تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دُنیا کا خاتمہ ہو چکتا اور نیز اگر اس طرح پر عفت حاصل کرنا ہو کہ عضو مردمی کو کاٹ دیا جاوے یہ در پردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا اور نیز ثواب کا تمام مدار تو اس بات پر ہے کہ قوت موجود ہو اور پھر انسان خدا تعالیٰ کا خوف کر کے ممانعت کی جگہ اس قوت کے جذبات کا مقابلہ کر کے اور اجازت کی جگہ اس کے منافع سے فائدہ اٹھا کر دو طور کا

¹ اس کو قریب کرنے والی باتیں خواہ محفلیں ہوں یا ناول ڈرامے سینما قصے کہانیاں گانے بجانے وغیرہ کچھ ہوں جن سے یہ گندے خیالات پیدا ہوں ² اور دنیا کو ابھی ختم کرنا نہیں ہے اس لیے ایسا حکم بھی نہیں۔ ³ بنانے اور پیدا کرنے والے ⁴ جائز پر عمل اور منع سے رکنے کا دو طریقہ کا۔

۲۳۱

ثواب حاصل کرے اور جس میں بچّہ کی طرح وہ قوت ہی نہیں رہی اس کو ثواب کیا ملے گا کیا بچّہ کو عفت کا ثواب مل سکتا ہے ان آیات میں مع دیگر نصوص کے خدا تعالیٰ نے خلق احصان یعنی عفت حاصل کرنے کے لیے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاکدامن رہنے کے لیے کافی علاج بھی بتلا دیئے یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا کانوں کا نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا نامحرموں کے قصے نہ سننا اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں کہ اس فعل بد کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا اور اگر نکاح نہ ہو سکے تو روزہ رکھنا وغیرہ۔

یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں صرف اسلام ہی سے خاص ہے اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوت کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیر کے الگ نہیں ہو سکتا ایسی ہے کہ اس کے جذبات محل اور موقع پا کر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے یا اگر باز بھی رہ سکتے تاہم سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر بھی نظر ڈال لیں اور ان کے تمام ناز انداز ناچنا وغیرہ بھی مشاہدہ کر لیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ ہم کو یہ تعلیم دی ہے کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کریں لیکن پاک خیال سے نہیں بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کو ہرگز نہ دیکھیں نہ پاک نظر سے نہ ناپاک نظر سے اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے۔ بلکہ ہمیں چاہیئے کہ ان کے سننے اور دیکھنے ہی سے ایسی نفرت رکھیں جیسا کہ مُردار سے۔ تا کہ ٹھوکر نہ کھاویں۔ کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آئیں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل ہمارے خطرات سب پاک رہیں۔ اس لیے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی اور اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ضرور

¹ بدکاری کو قریب لانے والی باتوں۔ ² چشمہ ³ مثلاً خصی کرنا وغیرہ ⁴ کہ ہر وقت اندیشہ رہتا ہے ⁵ بے شہوت نظر سے گو ایسا ممکن نہیں اگر ایک دفعہ ہوا تو دوسری تیسری دفعہ نہ ہوگا یہ نفس کا دھوکا ہوتا ہے آگ پھونس کا جمع ہونا ہمیشہ خطرناک ہی ہے خواہ کسی نیت سے ہو ⁶ بے روک ٹوک ⁷ خیالات

۲۳۲

گناہ کا موجب ہو جاتی ہے اگر ہم بھوکے کُتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر اُمید رکھیں کہ اس کُتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدا نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی تقریب پیش نہ آوے جس سے یہ خطرات جنبش کر سکیں۔

اور ہر ایک پرہیز گار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لیے اس تمدنی زندگی میں غض بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آجائے گی اور اس کی تمدنی ضرورت میں فرق نہیں پڑے گا یہی وہ خلق ہے جس کو احصان اور عفت کہتے ہیں۔

ڈینگو بخار کے لئے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حفظ ما تقدم کے طور پر ڈینگو بخار سے بچاؤ کیلئے درج ذیل دوائی تجویز فرمائی ہے:-

1- ARNICA 1.M ہفتہ میں ایک بار صرف۔

2- EUPATORIUM PERF-30 دن میں تین بار ایک ہفتہ تک روزانہ

(مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں)۔

ہومیو انچارج دفتر وقف جدید قادیان
ضلع گورداسپور پنجاب 143516-

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

تمام امراء و صدر صاحبان اور زعماء کرام مجالس انصار اللہ بھارت سے درخواست ہے کہ انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ر دسمبر کو ختم ہو رہا ہے ابھی بعض مجالس کے ذمہ سال رواں کا چندہ واجب الادا ہے جبکہ سال ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے اس طرف خصوصی توجہ دیتے ہوئے اپنی اپنی مجلس سے سو فی صد چندہ کی وصولی کر کے فوری ارسال فرمائیں جزاکم اللہ۔

قائد مال مجلس انصار اللہ بھارت

مکرم عبد الکریم صاحب درویش وفات پا گئے

قارئین بدر کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم عبد الکریم صاحب ناصر آبادی درویش مختصر علالت کے بعد احمدیہ شفاخانہ میں ۹ نومبر کو بقضائے الٰہی قریباً ۸۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت مخلص تبلیغ کا جوش رکھنے والے تہجد گذار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے آپ کے ۴ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں جو سب کے سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں مرحوم موصی تھے آپکی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز عصر جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں پڑھائی اور قطعہ درویشان میں تدفین عمل میں آئی

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے مرحوم کی بیوہ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے مرحوم کی ضعیف العمر بیوہ ان دنوں مختلف عوارض میں مبتلاء ہیں احباب سے انکی صحت کاملہ کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۲

پرووِنگ شروع کر دیتے ہیں۔ اس پہلو سے ان کو احتیاط سے دوا دینی پڑتی ہے اور دوا کی طاقت کم کرنی پڑتی ہے لیکن ان کا علاج بھی ضروری ہے۔ تین دوائیں ہیں جو ایسے مریضوں کو دی جاسکتی ہیں ، بیلاڈونا، نکس وامیکا اور تیسری زنکم میٹ۔ زنکم میٹ سب سے زیادہ حساس دوا ہے اتنی حساس کہ اس کا مریض چھوٹی سے چھوٹی طاقت کی دوا بھی قبول نہیں کرسکتا اور اس کا رد عمل ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کو زنک دیں جس سے جسم میں دوسری دوائیں قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

بیلاڈونا کی ایک علامت جلسیمئم سے مشترک ہے مریض کے سر درد کو پیچھے کی طرف دبانے سے آرام آتا ہے اور اگر سامنے کی طرف جھکائیں تو تکلیف بڑھتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسے مریض کو بیلاڈونا یا جلسیمئم دینا چاہئے بعض اوقات ناک میں جمے ہوئے مواد (Sinus) کا بوجھ پڑنے کی وجہ سے سامنے کی طرف سر جھکانے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس لئے صرف چند علامتیں پڑھ کر علاج نہیں ہوسکتا جب تک ان تمام علامتوں کا مزاج نہ سمجھیں ان کا پس منظر آپ پر روشن نہ ہو جب وہ ہو جائے تو آسانی سے اصل دوا کی تشخیص ہوسکتی ہے۔

عام طور پر بیلاڈونا وقتی بیماری کی دوا ہے جو تکلیف فوراً آتی ہے وہ فوراً کافور بھی ہو جاتی ہے لیکن اس کے سر درد میں یہ علامت ہے کہ درد ختم ہونے کے بعد بھی کئی کئی دن سر میں بوجھل پن اور تھکاوٹ کا احساس رہتا ہے۔ بال کٹوانے اور حجامت بنوانے سے بھی سر میں درد ہوتا ہے کیونکہ بال کٹوانے سے ٹھنڈی ہوا لگتی ہے چونکہ اس دوا میں سردی سے تکلیفیں بڑھنے کا رجحان ہے اس لئے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔

بیلاڈونا میں آرام کرنے سے آرام اور حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ برائیونیا میں بھی یہ علامت ہے اور فاسفورس میں بھی ہے لیکن اس میں ایک تضاد پایا جاتا ہے۔ فاسفورس میں آرام سے تکلیف ٹھیک ہوتی ہے حرکت سے بڑھتی ہے سیدھا لیٹنے سے بھی تکلیف بڑھ جاتی ہے خصوصاً سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ لیٹنے سے سر کی طرف خون کا طبعی دباؤ نسبتاً زیادہ ہو جاتا ہے۔ بیلاڈونا میں یہ علامت نہیں ہے فاسفورس کے مریض میں غالباً خون کی نالیوں میں کمزوری کی وجہ سے کنٹرول کم ہو جاتا ہے اس لئے سر نیچے جھکانے سے خون سر کی طرف جاتا ہے۔ اسی وجہ سے فاسفورس میں چلتے ہوئے چکر آنے کی علامت بھی نمایاں ہے اس میں بھی غالباً یہی وجہ ہو۔ ایکونائٹ اور پلسٹیلا میں پاؤں گیلے یا ٹھنڈے ہو جائیں تو اسی روز شام کو یا اگلی صبح تک تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں جو نیچے سے اوپر کی طرف جاتی ہیں، بیلاڈونا میں سب تکلیفیں خواہ سردی لگنے سے ہوں سر کی طرف سے شروع ہوتی ہیں اور نیچے کی طرف اترتی ہیں۔ اگر سر ٹھیک ہو جائے تو جوڑوں اور اعصاب میں اوپر سے نیچے کی طرف دردیں حرکت کریں گی۔ اس صورت میں کوئی ایسی دوا دینا جو اس صورتحال کو الٹا دے بہت خطرناک ہے کیونکہ سر پاؤں کی نسبت زیادہ اہم ہے۔ اس لئے ایسی دوائیں نہ دیں جن سے گھٹنے کا درد تو ٹھیک ہو جائے لیکن مریض ذہنی توازن کھو بیٹھے نیچے سے اوپر جانے والی تکلیفوں کو الٹا دینا بالکل درست ہے ایک دوا لیڈم ہے جو بہت نمایاں ہے پلسٹیلا اور ایکونائٹ بھی مفید دوائیں ہیں۔

مرطوب موسم اور نمی سے رسٹاکس کی تکلیفیں بڑھتی ہیں اعضاء یا ماؤف حصے زیادہ متاثر ہوتے ہیں بالعموم مجموعی طور پر سارے جسم کی بیماریاں پیدا نہیں ہوتیں مرض جسم کے اوپر کے حصے سے نچلے حصہ میں بھی منتقل نہیں ہوتی۔

بیلاڈونا آنکھوں کی بیماریوں کے لئے بھی بہت مفید دوا ہے۔ آنکھیں غیر معمولی سرخ ہو جاتی ہیں اور پپوٹے سوج جاتے ہیں، آنکھوں کے سامنے تارے ناچتے ہیں۔ ایک خاص علامت یہ ہے کہ آنکھیں بالکل خشک رہتی ہیں جبکہ یوفریزیا میں پانی بہتا ہے۔ بیلاڈونا اور یوفریزیا سرخی کی علامت اور شدت میں مشابہت رکھتی ہیں۔ لیکن یوفریزیا میں اتنی زیادہ سوزش نہیں ہوتی، تیز پانی بہتا ہے۔ آنکھ کے بلڈ پریشر میں بیلاڈونا بہت مفید ہے۔ ایک مریض کو میں نے جو نسخہ دیا تھا اس میں بیلاڈونا بنیادی چیز تھی۔ ڈاکٹروں نے اسے کہا کہ اگر بلڈ پریشر اتنا ہی رہا تو تم اندھے ہو جاؤ گے سب دوائیں استعمال کی جاچکی تھیں۔ میرے نسخے کے استعمال کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر اس کا بلڈ پریشر بالکل نارمل ہوگیا اور کوئی خطرہ باقی نہیں رہا۔ وہ مریض ماشاء اللہ اب بھی بالکل ٹھیک ہے۔ جلسیمئم بھی آنکھ کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے بھی مفید ہے۔ نیز کالے موتیا میں بہت مفید ہے اس کے ساتھ کلکیریا فاس 6X بھی دینا بہت مفید ہے۔ نکس وامیکا اور کیوپرم بھی بیلاڈونا سے ملتی جلتی دوائیں ہیں۔ نکس وامیکا اور بیلاڈونا دونوں میں کیوپرم کے مادے پائے جاتے ہیں۔ کیوپرم تشنج کی غیر معمولی دوا ہے جو تانبے سے تیار کی جاتی ہے۔ تانبے سے تشنج پیدا ہوتا ہے۔ یہ تشنج ان چیزوں میں بھی پایا جائے گا جو ان پودوں کے عرق سے تیار ہوں جن میں تانبے کا کچھ عنصر موجود ہو۔ نکس وامیکا اور بیلاڈونا وغیرہ کے کیمیا میں کیوپرم کے اثرات ملتے ہیں اس لئے ان کی کیوپرم سے بہت مشابہت ہے۔

بیلاڈونا کی ہر بیماری میں بالعموم یہی دکھائی دیتا ہے کہ آرام سے فائدہ ہوتا ہے اور حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے مگر ٹانگوں میں تکلیف ہو تو ساری ٹانگیں تکلیف سے بھر جاتی ہیں بے چینی ہوتی ہے جسے کم کرنے کے لئے آہستہ آہستہ ٹہلنے سے تکلیف میں کمی ہوتی ہے۔ یہ علامت رسٹاکس سے مشابہہ ہے۔ بصارت کی رگوں اور آنکھ کے پردے میں سوزش ہو اور میڈیکل ٹیسٹ سے اس کا ثبوت مل جائے تو بیلاڈونا مفید ہے۔ عام مشاہدہ سے تو اس سوزش کا علم نہیں ہوسکتا۔ بیماری کی ابتدائی حالت میں بیلاڈونا مؤثر ہوگی اگر تکلیف مزمن ہو جائے تو یہ فائدہ نہیں دے گی خشکی بھی بیلاڈونا کا عمومی حصہ ہے خشکی کے نتیجہ میں رگیں پھٹ جائیں اور خون یا پانی رسنے لگے تو وہ الگ بات ہے مگر بیلاڈونا کا بنیادی مزاج خشک ہے۔ چہرے کی بیماریوں میں بھی بیلاڈونا اثر انداز ہوتی ہے، تشنج بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اگر دماغ کے اندر اعصابی رگوں کے مرکز میں خرابی کی وجہ سے جسم کانپنے لگے یا خون کا دباؤ بہت بڑھ جائے اس وقت اس دباؤ کو کم کرنے کے لئے بیلاڈونا استعمال ہوتا ہے اور یہ مؤثر اور فوری دوا ہے۔ بعض دفعہ بیلاڈونا کی پیاس برائیونیا سے ملتی ہے یعنی بہت شدید پیاس لیکن پانی پینے سے تسکین نہیں ملتی اور بعض دفعہ آرسنک کی طرح مونہہ خشک ہوتا ہے اور مریض تھوڑا تھوڑا پانی پی کر پیاس بجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ آرسنک اور برائیونیا کی دوسری علامتیں بیلاڈونا سے مختلف ہیں مگر مونہہ کی خشکی اور خاص قسم کی پیاس میں تینوں کا اشتراک ہے۔ آرسنک کی پیاس کے بارے میں عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ مریض تھوڑا تھوڑا پانی بار بار پیتا ہے حالانکہ بعض دفعہ اس میں کھلی پیاس ہوتی ہے اور بعض دفعہ جلسیمئم کی طرح بالکل غائب ہو جاتی ہے۔ اگر باقی سب علامتیں آرسنک کی ہوں تو صرف پیاس کی علامت کے نہ ہونے کی وجہ سے اس کے استعمال سے رکنا نہیں چاہئے۔

بیلاڈونا میں عورتوں کے مزاج سے ملتی جلتی علامت یہ ہے کہ کھٹی چیزیں کھانے کا جنون ہوتا ہے۔ اس میں پانی والے کھلے اسہال نہیں بلکہ مقدار میں بالکل تھوڑے ہوتے ہیں اس لحاظ سے یہ آرسنک سے ملتی ہے لیکن آرسنک میں اسہال سیاہی مائل ہوتے ہیں، درد اور بے چینی بہت ہوتی ہے۔ بیلاڈونا میں درد اور بے چینی نہیں ہوتی صرف پتلے مادے کا اخراج ہوتا ہے۔

بیلاڈونا میں بواسیر کے مسے بھی پائے جاتے ہیں۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے جو بیلاڈونا کے مستقل مزاج کا حصہ نہیں ہے اور نہ ہی اس کا پراسٹیٹ گلینڈ سے کوئی تعلق ہے۔ اگر اچانک کوئی انفکشن ہو جائے تو اس میں بیلاڈونا کام کرے گی لیکن رفتہ رفتہ بڑھنے والی سوزش جس کی وجہ سے پیشاب کی تکلیف ہو جائے تو یہ مفید نہیں ہے۔

گردے میں پتھری ہو تو ایکونائٹ کے ساتھ بیلاڈونا دینا بہت مفید ہے۔ پتھری ٹوٹ کر نکلنے لگے تو ساری نالی میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ بیلاڈونا اس جلن میں مفید ہے۔

بعض دفعہ مثانے میں پیشاب اکٹھا ہوتا رہتا ہے اور پھر ایک دم نکلتا ہے اور مسلسل جاری رہتا ہے۔ یہ بیلاڈونا کی نمایاں علامت ہے۔ بعض دفعہ پیشاب پر کنٹرول نہیں رہتا۔ بچوں کی پیدائش کے بعد عموماً یہ تکلیف عورتوں میں پیدا ہو جاتی ہے اس کا بہترین علاج کاسٹیکم اور کالی کارب ہے۔ نسبتاً عارضی تکلیف کاسٹیکم کا مطالبہ کرتی ہے۔ اگر گہری عضلاتی کمزوریاں ہیں جو فالج سے مشابہہ ہوں اور بڑھ رہی ہوں اور مستقل طور پر عورتوں میں یہ کمزوری پیدا ہو جائے کہ وہ پیشاب کنٹرول نہ کر سکیں تو کالی کارب بہت مؤثر دوا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد پیشاب بند ہو جائے تو کاسٹیکم دینا چاہئے اور بعد میں مستقل علاج کے طور پر کالی کارب مفید ہے۔ بڑی عمر کی عورتوں میں اچانک یہ علامت ظاہر ہو تو کاسٹیکم دیں اگر رفتہ رفتہ بڑھنے والی کمزوری ہے تو پھر کالی کارب مفید ہوگی۔ ڈلکا مارا اس وقت مفید ہوگی جب ہوا میں نمی بہت ہو اور سردی بھی ہو۔ کاسٹیکم میں نمی ضروری نہیں ہے۔

جن عورتوں میں کالی کارب کی علامتیں ہوں ان میں عموماً چڑ جانے کا مادہ زیادہ پایا جاتا ہے۔ وہ عورتیں جو دباؤ میں آکر جذباتی ہو جاتی ہیں رونے کا مزاج رکھتی ہیں ان کے لئے پلسٹیلا دوا ہے۔ کالی کارب میں بالعموم پاؤں بہت ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ اس کی علامتیں رکھنے والے مریض کے ہاتھ پاؤں ایک خوراک ہی سے گرم ہو جائیں گے۔ پلسٹیلا گرم مزاج کی دوا ہے جس میں پاؤں ٹھنڈے ہوسکتے ہیں لیکن ہاتھ گرم ہوتے ہیں۔

بیلاڈونا میں بھی پاؤں بہت ٹھنڈے اور سر گرم۔ ماؤف حصہ بھی غیر معمولی طور پر گرم ہوگا اور باقی جسم کے اعضاء ٹھنڈے ہونگے۔ سردی سے تکلیفیں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن جب بیماری حملہ کر دے تو گرم حصے کو ٹھنڈ سے فائدہ پہنچے گا۔ بیلاڈونا میں یہ تضاد ہے۔

عورتوں کے رحم میں فوری بیماری کے نتیجہ میں رحم اور بیضۃ الرحم سکڑ جائیں، درد اور جلن کا احساس بہت نمایاں ہو جیسے آگ لگ رہی ہو اس صورت میں یہ دوا بہت اچھی ہے، جلن کے احساس میں یہ کالی کارب سے بھی مشابہہ ہے۔ کالی کارب میں گول دائروں کی صورت میں گرمی کا احساس ہوتا ہے جبکہ بیلاڈونا میں ماؤف اور سوجے ہوئے حصہ میں گرمی ہوتی ہے۔ کالی کارب میں بعض دفعہ گھٹنے پر یا پیٹ اور گردے کے اوپر گرمی کا احساس ہوتا ہے اور یہ احساس اندرونی بیماری سے مطلع کرتا ہے وہ جگہ بذات خود ماؤف نہیں ہوتی صرف اندر کی تکلیف کا پتہ دیتی ہے۔ پیچش میں پیٹ پر گرم حلقے محسوس ہوں تو کالی کارب کی علامت ہے لیکن گرمی کے ساتھ وہ حصہ ماؤف بھی ہو اور اس میں سوزش اور سرخی بھی ہو تو پھر بیلاڈونا کا خیال آنا چاہئے۔ بیلاڈونا میں رحم تیزی سے سکڑتا ہے جیسے مٹھی ایک دم بند ہو جائے، یہ دراصل تشنج کی علامت ہے اس کے نتیجہ میں لازماً شدید درد ہوتا ہے اور اندر بوجھ محسوس ہوتا ہے کھلا گہرے سرخ رنگ کا خون بہتا ہے۔ یہ علامت ملی فولیئم اور فاسفورس میں بھی نمایاں ہے۔

اگر حمل ضائع ہونے کے نتیجہ میں خون بہنے لگے تو اس میں سابائنا بہت اہم دوا ہے مگر بیلاڈونا بھی اس خون کو روکنے کی اچھی دوا سمجھی جاتی ہے عموماً حمل ضائع ہونے میں گہری دوائیں استعمال ہوتی ہیں ان میں سابائنا بھی ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد زچگی کی حالت میں اگر اچانک شدید خون بہنے لگے تو بیلاڈونا بہت اچھی دوا ہے اس میں بالعموم دائیں طرف بیماری کا رجحان زیادہ ہے، بیضۃ الرحم میں تشنج اور شدید گرمی کا احساس ہوتا ہے اس میں دائیں طرف تکلیف کا زیادہ امکان ہے۔ رحم نیچے کی طرف گرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ گرمی، ورم اور بوجھ کی علامتوں کو یاد رکھیں ان سے بیلاڈونا کی پہچان بہت آسان ہو جاتی ہے۔ وقت پر دینے سے یہ بیماریاں مزمن نہیں ہوتیں بلکہ شروع میں ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ وہ حاملہ عورتیں جن میں حمل ضائع ہونے کا خدشہ رہتا ہے اگر وہ بہت نازک طبع اور حساس ہوں، آوازوں اور قدموں کی چاپ بھی برداشت نہ کر سکیں، اعصاب زود حس ہو جائیں تو ان میں حمل ضائع ہونے کے رجحان کو روکنے کے لئے بیلاڈونا بہترین دوا ہے۔

بسااوقات گلے اور آواز کی نالیوں میں بھی اچانک تکلیف شروع ہو جاتی ہے تشنجی کیفیت ہوتی ہے سرخی اور سوزش کے علاوہ آواز اچانک بیٹھ جاتی ہے اس کے لئے بیلاڈونا کے علاوہ کاسٹیکم بھی مفید ہے۔ کاسٹیکم میں اچانک ٹھنڈ لگ جانے سے عضلاتی فالج ہو جاتے ہیں، گلے میں فالج کے اثر سے آواز بند ہو جاتی ہے۔ مگر بیلاڈونا میں خون کے غیر معمولی دباؤ کی وجہ سے اچانک فالج ہوتا ہے لیکن یہ مستقل علامت نہیں۔ بیلاڈونا کی علامتیں خون کے دباؤ اور نمایاں گرمی سے پہچانی جائیں گی۔ کاسٹیکم میں یہ علامتیں نہیں ہیں۔

بعض لوگوں کی آوازیں بدلتی رہتی ہیں، کبھی بہت موٹی اور کبھی بہت پتلی چیخ نما۔ یہ اگر وقتی کیفیت ہو تو اس میں بیلاڈونا بہت مفید ہے لیکن اگر تکلیف مزمن ہو جائے تو پھر یہ کام نہیں کرے گی کیونکہ مزمن تکلیف میں فالجی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔ ایک تو مکمل فالج ہوتا ہے جس میں آواز بالکل بند ہو جاتی ہے لیکن بعض دفعہ صرف جزوی فالج ہوتا ہے کبھی آواز میں جان پڑ جاتی ہے اور کبھی جان نکل جاتی ہے۔ بیلاڈونا اس عارضی کیفیت میں مؤثر ہے۔

بیلاڈونا میں رات کو لیٹنے کے بعد کھانسی کی تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے اور تشنجی کیفیت پیدا ہوتی ہے خوفناک آوازیں آتی ہیں لیکسز اور فیرم فاس میں بھی سونے کے بعد کھانسی بڑھنے کی علامت پائی جاتی ہے لیکن یوفریزیا میں نزلاتی اثرات کے ساتھ کھانسی شروع ہو جائے تو رات کے وقت آنکھ سے بہنے والا تیزابی پانی گلے میں گرنے لگتا ہے اور ایک آدھ گھنٹے میں اتنی سوزش پیدا کر دیتا ہے کہ کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ سونے کے کچھ دیر بعد آنکھ کا کھلنا اور کھانسی شروع ہونا لیکسز کا حصہ ہے۔ بعض دواؤں میں رات گیارہ بجے بیماری کی علامات بڑھتی ہیں ان میں برومیئم چوٹی کی دوا ہے خصوصاً اگر دمے کا حملہ رات کو گیارہ بجے زیادہ ہو جائے تو یہ اس میں بہت مؤثر ہے۔ بیلاڈونا کی کھانسی کے ساتھ بہت درد ہوتا ہے، ہیپر سلف، برائیونیا اور فاسفورس میں بھی یہ علامت نمایاں ہے۔ بیلاڈونا اگرچہ عارضی دوا ہے لیکن شروع میں یہی علامتیں پہچان کر دوا دی جائے تو نمونیہ وغیرہ کی قسم کی بیماریوں کو سنبھال لیتی ہے۔ جوڑوں کے درد میں ورم اور سوزش پائی جائے اور اچانک یہ ورم نمایاں ہو تو بیلاڈونا اس میں فوراً فائدہ دیتی ہے عموماً جوڑوں کے درد میں دواؤں کے اثرات بہت آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں اور اس تکلیف کو جلدی ٹھیک کرنے کی کوشش بھی نہیں کرنی چاہئے۔ کسی وجہ سے خون کا دباؤ بڑھ جائے اور اس کے نتیجہ میں جوڑوں میں سوزش ہو گرمی کا احساس نمایاں ہو تپکن اور دھڑکن پائی جائے تو بیلاڈونا کی چند خوراکیں اس تکلیف کو لمبا ہونے سے بچا لیتی ہیں۔ یہ تکلیف کسی ایک جوڑ میں نمایاں ہوسکتی ہے ضروری نہیں کہ سارے جوڑوں میں بیک وقت تکلیف ہو۔

بیلاڈونا کی ایک علامت ٹانگوں میں Cramps یعنی اینٹھن کا رجحان بھی ہے۔ اس کو پٹھا چڑھنا بھی کہتے ہیں۔ بیلاڈونا میں تشنج سر کو پیچھے کی طرف کھینچتا ہے۔ پیچھے کی طرف کھینچنے کے لئے ایک اور دوا کوکس کیکٹائی ہے جو پیچھے کی طرف بدن کو اکڑاتی ہے بعض مرگی کے مریضوں میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے اس میں بھی کوکس مفید ہے۔ بیلاڈونا کی طرح ایپس میں بھی شدت، گرمی اور سوجن کی علامت ہے۔ بیلاڈونا اور ایپس میں یہ فرق ہے کہ بیلاڈونا میں چونکہ ماؤف حصہ کے علاوہ باقی جسم ٹھنڈا ہوتا ہے اس لئے مریض گرم ہونا چاہتا ہے اور اپنے آپ کو گرم کپڑوں میں لپیٹتا ہے۔ ایپس میں مریض کا سارا جسم جلتا ہے اور کسی قسم کی گرمی برداشت نہیں ہوتی بلکہ اگر کسی مریض کو آگ کے سامنے بٹھا دیا جائے تو تشنج شروع ہو جاتا ہے۔ بچوں کو شدید تکلیف ہو جاتی ہے اور بچہ کو گرم پانی سے غسل دے دیا جائے تو تشنج اتنے زیادہ ہو جاتے ہیں کہ سانس اور خون کی نالیاں بند ہو جاتی ہیں اور بچہ مر بھی سکتا ہے۔ بیلاڈونا اور ایپس میں جسم کے اوپر چھپاکی نکل آتی ہے پلسٹیلا میں بھی یہ علامت ہے۔ پلسٹیلا اور بیلاڈونا ملا کر دینا مفید رہتا ہے۔ بعض دفعہ ایسی چھپاکی کا معدہ سے بھی تعلق ہوتا ہے۔ اگر معدہ خراب ہو اور اس کے نتیجہ میں چھپاکی ہو تو پلسٹیلا اور نکس وامیکا کام آتی ہے، اینا کارڈیم بھی مفید ہے۔ اگر دانے موٹے نہ ہوں تو فاسفورس مفید ہے۔ اگر دانے بڑے اور موٹے موٹے ہوں گرمی کی علامت نمایاں ہو تو ایپس مؤثر دوا ہے۔ بیلاڈونا میں جلد پر سرخ دھبے اور پیپ والے زخم ظاہر ہوتے ہیں سوزش بھی ہوتی ہے جو ایپس سے مشابہہ ہے۔ جلد پر ظاہر ہونے والے دانوں اور چھالوں سے بھی دواؤں کی پہچان ممکن ہے مگر اس کے علاوہ بعض اور علامتیں بھی مددگار ہو جاتی ہیں۔ آرم ٹرف بھی چھپاکی کی بہت اچھی دوا ہے لیکن اس کی ایک علامت ہے کہ ناک میں اور ہونٹوں کے اردگرد کھجلی ہوتی ہے۔ السرین بھی مفید ہے۔

بیلاڈونا کا کلکیریا کارب سے بھی تعلق ہے خصوصاً نیم مزمن بیماریوں میں جہاں بیلاڈونا کام کرنا چھوڑ دے وہاں کلکیریا کارب بہت کارآمد دوا ہے۔ بعض دفعہ بیلاڈونا کی علامتیں سلفر میں لے جاتی ہیں اور سلفر کلکیریا کارب کی علامتیں پیدا کر دیتا ہے۔ کلکیریا کارب بہت سی دواؤں کا جنکشن یعنی مقام اتصال ہے لیکن اگر کلکیریا کارب کے بعد سلفر دے دیں تو حادثہ ہوجائے گا اس لئے علامات کو نرم کرنے کے لئے پہلے لائیکوپوڈیم دیں پھر سلفر۔

بیلاڈونا کی علامات میں چھونے، جھٹکا لگنے، شور و غل اور ہوا کے جھونکوں سے اضافہ ہو جاتا ہے۔ نیم دراز ہونے کی حالت میں افاقہ محسوس ہوتا ہے۔

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد صاحب تقویٰ جالندھر سے اپنے کاروبار میں برکت اور والدین کی صحت و تندرستی نیز احسن رنگ میں تبلیغ کے کام کو سرانجام دینے کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں اعانت بدر ۱۰۰/- (ادارہ)

مکرم محمد اقبال صاحب آف سری نگر صحت کے ناساز ہونے کی وجہ سے بہت متفکر ہیں موصوف اعانت بدر میں مبلغ ۱۱۱ روپے ادا کرتے ہوئے تمام قارئین سے ملتمس ہیں کہ انکی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ (غلام رسول صدر جماعت احمدیہ سرینگر)

ولادت

مکرم سید فہیم احمد عجب شیر تیماپوری کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے جس کا نام ظفر احمد صدیقی رکھا گیا ہے جو مکرم سید خلیل احمد صاحب عجب شیر تیماپوری کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ بچے کی صحت و سلامتی اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعانت بدر ۲۰/- روپے (ادارہ)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N.61/57

FAX - 01872 - 20105 ☎ 01872-20757

THE WEEKLY **BADR** QADIAN 143516

DISTT GURDASPUR PUNJAB (INDIA)

VOL - 45 THURSDAY, 21 NOVEMBER 1996 ISSUE NO - 47

ہومیوپیتھی طریقِ علاج کے متعلق آسان اور مُفید معلُومات

ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیو پیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب "ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار

(قسط نمبر ۱۰)

بیلاڈونا

BELLADONNA
(Deadly Night Shade)

بیلاڈونا کا پودا اکثر یورپ کے گھنے اور سایہ دار علاقوں میں اُگتا ہے۔ جولائی کے مہینہ میں پھول نکلتے ہیں اور ستمبر میں سرخ رنگ کا پھل آتا ہے۔ بیلاڈونا بہت زہریلا پودا ہے۔ جڑی بوٹیوں کے ماہرین اسے مختلف بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال کرتے ہیں اس کی مرہم بنا کر زخموں پر لگائی جاتی ہے۔ جب پھولوں کا موسم اپنے جوبن پر ہوتا ہے تو اس سارے پودے سے عرق نکال کر ہومیوپیتھی پوٹینسی میں دوا بنائی جاتی ہے۔

بیلاڈونا نظام دوران خون پر اثرانداز ہونے والی دوا ہے۔ دل، پھیپھڑے، دماغ اور اعصابی نظام بھی اس سے متاثر ہوتا ہے۔ ایکونائٹ کی طرح بیماری کا اچانک حملہ کرنا بیلاڈونا کی بھی خاص علامت ہے لیکن اپنے اثرات کے لحاظ سے بیلاڈونا ایکونائٹ کے مقابل پر بہت زیادہ وسیع دوا ہے۔ تمام عضو میں سوزش بھی بیلاڈونا کی ایک علامت ہے خصوصاً دماغ، پھیپھڑے، جگر اور انتڑیاں متاثر ہوتے ہیں۔

بیلاڈونا کی علامات رکھنے والی بیماریوں میں اچانک پن تو بالکل ایکونائٹ کی طرح ہی ہے لیکن اس میں خوف نمایاں نہیں۔ مریض دبے لفظوں میں تکلیف کا اظہار کرتا ہے ورنہ عموماً خاموش ہی رہتا ہے، زیادہ بولنا پسند نہیں کرتا سوائے اس کے کہ رات کو ڈراؤنی خوابیں آنے لگیں تو شور مچا کر اٹھ جاتا ہے ورنہ عام طور پر چادر لے کر الگ تھلگ پڑا رہنے والا مریض ہے۔ ہلکی سی قدموں کی چاپ یا روشنی اسے تکلیف دیتی ہے، جلد بہت حساس ہو جاتی ہے اور درد کے مقام پر ذرا سا کپڑا لگنا بھی ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ ماؤف حصہ میں سرخی نمایاں ہوتی ہے، شدید جلن کا احساس ہوتا ہے، خون کا دباؤ زیادہ ہونے سے تشنجی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور جھٹکے لگتے ہیں۔ اگر معدہ اور اعصابی نظام بگڑنے کی وجہ سے سوتے میں جسم کو جھٹکے لگیں تو گرائنڈیلیا بہترین دوا ہے۔ بیلاڈونا میں بھی جسم کو جھٹکے لگنے کی علامت پائی جاتی ہے بلکہ اس میں بہت شدت پائی جاتی ہے۔ گرائنڈیلیا میں سارے جسم کو جھٹکا نہیں لگتا بلکہ محسوس ہوتا ہے کہ دل کو جھٹکا لگا ہے۔ بیلاڈونا میں تمام جسم اچانک لرز اٹھتا ہے اور اسی جھٹکے سے مریض کی آنکھ کھل جاتی ہے اور بار بار جھٹکے لگتے ہیں، مریض سو نہیں سکتا۔ بیلاڈونا کی ایک خوراک دینے سے بعض اوقات تکلیف فی الفور ختم ہو جاتی ہے۔ اگر سر اور آنکھوں کی بیماریوں میں روشنی ناقابل برداشت ہو تو یہ بھی بیلاڈونا کی علامت ہے۔

بیلاڈونا کی علامتیں اگر مریض کی بیماری سے مل جائیں تو یہ اتنی زوداثر دوا ہے کہ ادھر مریض کو چند گولیاں دیں ادھر وہ پیچھے پیچھے چل کر آ جاتا ہے کہ کیا دیا تھا تکلیف بالکل غائب ہو جاتی ہے، کوئی بداثر باقی نہیں رہتا۔ ایکونائٹ بھی جب کام کرے تو مکمل شفا ہوتی ہے کوئی بداثر باقی نہیں رہتا اور بیماری آگے نہیں بڑھتی۔

بیلاڈونا میں دماغی علامتیں ایکونائٹ کے مقابل پر بہت زیادہ ہیں کیونکہ ایکونائٹ میں ہر چیز سطح پر رہتی ہے اور نفسیاتی لحاظ سے کوئی چیز اس میں ڈوبتی نہیں، بیلاڈونا دماغ کو چڑھتی ہے اور شدید پاگل پن کا دورہ پڑتا ہے۔ بیلاڈونا کا پاگل سب سے زیادہ تشدد پاگل ہوتا ہے اگر کسی پاگل میں بےانتہا جوش ہو، وہ متشدد ہو، خودکشی کی کوشش کرے، غصہ اور تیزی ہو جائے اور سنبھالنے والوں کو بھی مارے تو اسے بیلاڈونا دینی چاہئے لیکن اگر مرض مزمن ہو جائے تو پھر بیلاڈونا کام نہیں کرتی۔ کسی کو اچانک پاگل پن کا دورہ پڑے تو بیلاڈونا مفید ہے اگر مستقل مریض ہو تو سلفر اور سٹرامونیم کا نسخہ بہت مؤثر ہے۔ بعض پاگلوں کو زنجیروں سے باندھنا پڑتا ہے انہیں بیلاڈونا دیں لیکن بیلاڈونا دے کر اس کے مزاج کے مطابق دوسرا علاج نہ کیا جائے تو دو تین دفعہ کے بعد بیلاڈونا بھی کام نہیں کرے گی۔ ایسی مزمن بیماری میں کوئی اور مددگار دوا ڈھونڈنی پڑے گی کیونکہ ایکونائٹ اور بیلاڈونا مستقل اثر کرنے والی دوائیں نہیں ہیں۔ بعض دفعہ بیماری کا اظہار عارضی ہوتا ہے لیکن مستقل بیماری موجود ہوتی ہے اس کا علاج ضروری ہے اس لئے سٹرامونیم بیلاڈونا سے زیادہ لمبا اثر کرنے والی دوا ہے۔

ٹائیفائیڈ میں بھی بعض دفعہ بیلاڈونا کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں، دماغ کو بخار چڑھ جاتا ہے اور مریض ہذیان بکنے لگتا ہے، اس میں اگر بیلاڈونا دیں تو وقتی افاقہ تو ضرور ہوگا لیکن کچھ پیچیدگیاں بھی پیدا ہو جائیں گی کیونکہ ٹائیفائیڈ کو شفا دینے میں بیلاڈونا کا کوئی دخل نہیں ہے۔ یہ بیماری اپنے مزاج کے لحاظ سے بیلاڈونا جیسی دواؤں سے بہت دور ہے لیکن یہی علامتیں جو بیلاڈونا سے نسبتاً کم ہیں سٹرامونیم میں بھی پائی جاتی ہیں۔ سٹرامونیم کسی حد تک مزمن دوا ہے۔ اس لئے سٹرامونیم دماغ کی ہذیانی کیفیت کو بھی دور کرے گی اور ٹائیفائیڈ کو بھی شفا دے گی۔ روزمرہ کے عام دماغی مریضوں کو سٹرامونیم اور سلفر کے نسخہ سے فائدہ ہوتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو کئی گہری نفسیاتی بیماریاں ہیں جن کا علاج ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ پاگلوں میں تشدد کے علاوہ فحش گوئی کا بھی رجحان ہوتا ہے اس کا مطلب ہے کہ اندرونی جنسی عضلات میں کوئی نقص ہے اسے ٹھیک کرنا ضروری ہے، بعض لوگوں کے ذہن پر پرانے صدموں کا اثر ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں پاگل ہو جاتے ہیں بعض غم اور نقصان کے اثرات کی وجہ سے ذہنی توازن کھو بیٹھتے ہیں۔ پاگل پن کا علاج بہت گہرائی میں جاکر اصل وجہ دریافت کرنے سے ہونا چاہئے لیکن بعض اوقات معالجین کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا اس لئے روزمرہ کے نسخہ کے طور پر سٹرامونیم اور سلفر دینے سے فائدہ ہوگا۔

بیلاڈونا کی ایک علامت یہ ہے کہ اس کی بیماریوں میں مسلسل چلنے والا بخار نہیں ہوتا جیسے عموماً ٹائیفائیڈ میں ہوتا ہے۔ بیلاڈونا میں اچانک بخار ہوگا یا تو مریض کو ختم کر دے گا یا چند دن میں خود ختم ہو جائے گا۔ بعض دفعہ وہ بخار جو دب جاتے ہیں اور پھر دوبارہ ظاہر ہوتے ہیں ان میں بیلاڈونا کام کرتا ہے لیکن بخار جو آہستہ آہستہ آتے ہیں ان میں بیلاڈونا مفید نہیں ہے۔

جلد پر نکلنے والے دانوں اور غدودوں کی تکلیف میں سوزش نمایاں ہوتی ہے گلا اچانک پھول جاتا ہے اور سخت سوزش ہوتی ہے، جلد اتنی حساس ہو جاتی ہے کہ گھونٹ بھرنا بھی دوبھر ہوتا ہے۔ ایسی تکلیف میں بیلاڈونا بہت مفید ہے اس کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ بیرونی طور پر گلینڈز کے اوپر چھوٹے چھوٹے سرخ دانے بن جاتے ہیں، کچھ دیر تک یہ سرخی رہتی ہے پھر میلے میلے سے رنگ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جوڑوں کے درد میں بھی سوزش اور سرخی نمایاں ہے جن پر سرخ دانے بھی بنتے ہیں جو بعد میں رنگ بدل لیتے ہیں لیکن ان میں پیپ نہیں بنتی۔

پتے کے درد اور تشنج میں یہ چوٹی کی دوا ہے مریض سخت جلن اور درد محسوس کر رہا ہو تو بیلاڈونا کی اونچی طاقت میں ایک دو خوراکیں دس پندرہ منٹ کے بعد دہرانے سے اللہ کے فضل سے آرام آ جاتا ہے۔ اگر پتے میں چھوٹی چھوٹی پتھریاں ہوں تو ان کو بھی نکال دیتی ہے لیکن بیلاڈونا کے بعد پھر مستقل علاج کے لئے اور اس کے اثرات کو جاری رکھنے کے لئے سلفر یا لائیکوپوڈیم دینی پڑے گی۔ ان دونوں کا صفراء پر اثر پڑتا ہے۔ صفراء وہ زردی مائل مادہ ہے جو جگر میں بنتا ہے اور کھانا ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اگر یہ صفراء گاڑھا ہو جائے تو اس میں چھوٹے چھوٹے کنکر بننے لگتے ہیں اور اکٹھے ہو کر پتھر بن جاتے ہیں جب ہومیوپیتھک دوا اثر دکھاتی ہے تو صفراء کے مائع کا توازن درست کر دیتی ہے اور وہ مادہ پیدا ہونے لگتا ہے جس کی کمی سے پتھریاں بنتی ہیں۔ پتے کے تشنج کے علاوہ گردوں کے شدید درد میں بھی بیلاڈونا مفید ہے۔ اگر اس کے ساتھ ایکونائٹ ملا کر دی جائے تو اور بھی اچھا ہے۔ ایک ہزار طاقت میں دس پندرہ منٹ کے بعد دہرائی جاسکتی ہے۔ اگر مریض کو فائدہ نہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ اس کی علامات بیلاڈونا کے مزاج سے مختلف ہیں۔ بیلاڈونا میں تیزی اور سخت گرمی پائی جاتی ہے۔ گرمی پہنچانے سے تکلیف بڑھتی ہے ٹکور فائدہ کے بجائے مضر ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں مگنیشیا فاس ضروری ہے کیونکہ اس میں سردی سے تکلیف بڑھتی ہے اور گرمی سے آرام آتا ہے۔ اگرچہ تشنج بظاہر ایک ہی طرح کا ہے لیکن مزاج کے فرق سے علاج مختلف ہوگا۔ اگر مزاج کا پتہ چل جائے تو مختلف قسم کی دوائیوں میں سے پہچان آسان ہو جائے گی۔

بیلاڈونا کے مزاج میں سوجن بھی داخل ہے۔ میں چوٹوں کے نسخہ میں آرنیکا کے ساتھ بیلاڈونا بھی دیتا ہوں کیونکہ چوٹ لگنے سے جو رد عمل ہوتا ہے اس میں سب سے پہلے خون تیزی سے متاثرہ عضو کی طرح حرکت کرتا ہے، اسی وجہ سے ڈاکٹر عموماً ٹھنڈی ٹکور کرواتے ہیں۔ بیلاڈونا ٹھنڈی ٹکور سے زیادہ بہتر اور جلدی اثر دکھاتا ہے۔ اگر آرنیکا کے ساتھ ملا کر دیں تو ہر چوٹ کے آغاز کے لئے یہ بہترین نسخہ ہے۔ چونکہ اس میں ایکونائٹ کی طرح خون بہنے کا رجحان ہے اس لئے بھی مفید ہے۔ اندرونی خون بہنے کے نتیجے میں ہیمرج ہونے اور دماغ میں خون جمنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس کے لئے آرنیکا بیلاڈونا کا نسخہ بہترین ہے۔ بیلاڈونا کے مریض کی تکلیفیں سردی سے بڑھتی ہیں لیکن ماؤف حصہ پر ٹھنڈی ٹکور سے آرام آتا ہے چونکہ وہاں خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے گرمی کا احساس ہوتا ہے جبکہ باقی جسم ٹھنڈا ہوتا ہے اگر جگر اور انتڑیوں میں ورم اور سوزش ہو تو سارا جسم ٹھنڈا ہوتا ہے۔ سر پر خون کا رش ہو تو سر کے علاوہ سارا جسم ٹھنڈا ہو جائے گا خصوصاً ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جسم کو سردی سے بچانے کے لئے ڈھانپ کر رکھنا آرسنک اور سورائینم کی علامت ہے۔ سورائینم کا مریض ٹھنڈی ہوا کا ذرا سا جھونکا بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ علامت بیلاڈونا میں نمایاں نہیں ہے۔

پیٹ میں درد ہو یا عورتوں کا رحم متورم ہو جائے اور دیگر اندرونی تکالیف ہوں ان سب میں گرمی کا احساس نمایاں ہوگا بیلاڈونا میں جہاں بھی درد ہو اس حصہ کو چھوڑ کر ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے کا رجحان ہوتا ہے۔ یہ سب تکالیف بہت خطرناک دکھائی دیتی ہیں لیکن بیلاڈونا کی علامات کو پہچان کر دوا دی جائے تو اللہ کے فضل سے بہت جلد اثر ہوتا ہے اور فوراً تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

بیلاڈونا میں ہر جگہ جہاں تکلیف ہو وہاں دھڑکن پائی جاتی ہے بعض دفعہ تو سارا جسم دھڑکتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ بیلاڈونا کی بیماریاں اپنی علامات کے لحاظ سے تمام جزوی صورتوں سے پہچانی جاتی ہیں۔ یعنی ہر جزو میں اس کی تکلیف اپنی عمومی علامتوں کی وجہ سے نمایاں ہوتی ہے۔ جہاں بھی درد ہو اگر وہ اچانک آئے اور اس میں دھڑکن بھی پائی جائے جھٹکے اور شور سے تکلیف بڑھتی ہو تو بیلاڈونا کام آئے گا۔ اس میں تشنج بھی بہت نمایاں ہیں۔ سرکولر فائبر کے تشنج یعنی ٹیوبوں کے اردگرد ریشوں کو سکیڑتا ہے، گردے، پتے، بیضۃ الرحم اور مثانے وغیرہ کے تشنجات میں بہت مفید ہے۔ وضع حمل کے وقت رحم کی نالی اور مونہہ پر تشنج ہو جاتا ہے بیلاڈونا فائدہ دے تو فوراً اثر ظاہر ہوگا ورنہ کولوفائیلم بہت مفید ہے۔

وہ بچے جنہیں عموماً بیماریوں میں بیلاڈونا کی ضرورت پیش آ سکتی ہے وہ کلکیریا کارب کی علامتوں سے مشابہہ ہوتے ہیں اور بیلاڈونا اس پہلو سے کلکیریا کارب کی حاد (Acute) دوا ہے۔ کلکیریا کارب اس کی مزمن دوا ہے۔ اس میں بچوں کے سر بڑے ہوتے ہیں جسم زیادہ مضبوط نہیں ہوتے، زیادہ تر لڑکوں میں یہ علامتیں ہوتی ہیں۔ ایسے بچوں کے سر کو سردی لگے تو تشنج شروع ہو جاتا ہے۔ اگر یہ یقین ہو کہ سردی لگنے سے ہوا ہے تو بیلاڈونا دینا چاہئے۔ تشنج ذرا سی بھی حرکت سے بڑھ جاتا ہے۔ اگر مریض آرام محسوس کر رہا ہو اور بستر کو ذرا سی ٹھوکر لگ جائے تو تشنج دوبارہ شروع ہو سکتا ہے۔ حرکت اور جھٹکے سے جو تشنج ہوتا ہے اس کا بیلاڈونا سے گہرا تعلق ہے۔ اس کی تکلیفوں میں تیزی، جوش اور پاگل پن کی علامتیں ہوتی ہیں۔ ایک اور عجیب علامت یہ ہے کہ بیماری کے دوران مریض کو کچھ کھانے کے لئے دیا جائے تو طبیعت کچھ سنبھل جاتی ہے یہاں تک کہ اگر پاگل کو بھی کچھ کھلا دیں تو وہ کچھ دیر کے لئے ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ یہ علامت فاسفورس اور سورائینم میں بھی پائی جاتی ہے۔ مریض کو بھوک لگتی ہے لیکن چونکہ وہ بتاتا نہیں اس لئے اگر کچھ کھانا دیا جائے تو اندر کی طلب اور بےچینی دور ہو جاتی ہے۔ فاسفورس کا مریض بھی سخت بھوکا ہوتا ہے اور کھانا کھانے کے بعد فوراً دوبارہ بھوک لگ جاتی ہے۔ سورائینم میں بھی مریض رات کو بھوک سے اٹھتا ہے لیکن فاسفورس، اور سورائینم میں صرف بھوک کے لحاظ سے مشابہت ہے باقی باتوں میں بالکل مختلف دوائیں ہیں۔ فاسفورس کا مریض صاف ستھرا، نفیس، روشن جلد ہوتا ہے، بعض دفعہ جلد میں کچاپن پایا جاتا ہے جبکہ سورائینم کی جلد اور طرح کی ہے گندی اور میلی سی جو صاف ہی نہیں ہوتی جتنا مرضی دھولو، ہیپرسلف اور گریفائٹس میں بھی یہ علامت ہوتی ہے۔

بیلاڈونا میں مریض کے دماغ پر خون کا دباؤ زیادہ ہو جائے تو اسے طرح طرح کے نظارے اور جن بھوت نظر آنے لگتے ہیں، ڈراؤنے خواب آگ لگنے کی خوابیں بھی آتی ہیں، چونکہ بیلاڈونا میں جلن بھی پائی جاتی ہے اس کی جلن آگ کے خوابوں میں ڈھل جاتی ہے۔ ایسے مریض کو بیلاڈونا دیں تو ایسے خواب آنے بند ہو جاتے ہیں، بیلاڈونا میں گہری بےہوشی کی علامت ہوتی ہے جس میں آنکھ کی ایک پتلی پھیل جاتی ہے۔ یہ علامت اوپیئم سے بھی ملتی ہے جبکہ اوپیئم باقی علامتوں میں بیلاڈونا سے مختلف ہے۔

بچے کا بخار بہت تیز ہو اور اس کا سر پر زیادہ اثر ہو پاؤں برف کی طرح ٹھنڈے ہوں تو بیلاڈونا بہت مفید ہے۔ بخار میں جسم ٹھنڈا ہو جائے لیکن سر پر گرمی کا احساس ہو تو یہ بہت خطرناک علامت ہے۔ مائیں سمجھتی ہیں کہ بخار اتر گیا ہے لیکن وہ بیماری کی بےہوشی سی ہوتی ہے، اگر صحیح دوا دیں تو ایک دم سارا جسم گرم ہو جائے گا ورنہ خطرناک بیماریاں، گردن توڑ بخار، مرگی وغیرہ پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر فوری اثر کرنے والی دواؤں میں بیلاڈونا بھی ہے۔

اگر مریض کو شدید چکر آئیں اور ہیجانی کیفیت ہو تو بیلاڈونا مفید ہے، فاسفورس میں بھی یہ علامت ہے۔ سر درد ہو تو سر کی جلد دکھنے لگتی ہے، کنگھی کرنی یا ہاتھ لگانا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ سر کی جلد کی حساسیت ہیپرسلف میں بھی پائی جاتی ہے اور یہ علامت اتنی زیادہ نمایاں ہے کہ بعض عورتیں بےہوش ہو جاتی ہیں۔

خیالات کے ہجوم اور ہیجانی کیفیت کی وجہ سے نیند اڑ جائے تو بیلاڈونا، کافیا اور فاسفورس مفید ہیں۔ اعصابی ہیجان کی وجہ سے نیند اڑ جائے تو ذرا سے شور یا جھٹکے سے بھی گھبراہٹ ہوتی ہے۔ نکس وامیکا میں بھی شور سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس میں بھی بیلاڈونا پایا جاتا ہے۔ اس لئے نکس وامیکا کی کئی علامتیں بیلاڈونا سے ملتی ہیں۔

بعض دوائیں ایسی ہیں جن میں مریض بہت آہستہ رد عمل دکھاتے ہیں ان کو وہ دوائیں موافق آتی ہیں جو آہستہ آہستہ اثر دکھاتی ہیں لیکن اس کے برعکس بعض مریضوں میں رد عمل اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ کوئی دوا بھی اثر نہیں کرتی کیونکہ جو دوائی بھی دیں اس کی،

باقی صفحہ ۱۱ پر